



THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

Friday, the 21st August, 2026

TABLE OF CONTENTS

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN.....	1
2. RECITATION OF HADITH	1
3. RECITATION OF NAAT.....	1
4. NATIONAL ANTHEM	2
5. STARRED QUESTIONS AND ANSWERS	2
6. ANNOUNCEMENT REG: PRESENCE OF STAFF MEMBERS AND CADETS FROM FATIMA GIRLS CADET COLLEGE, MURREE IN THE GALLERY	3
7. ANNOUNCEMENT REG: PRESENCE OF THE MEMBERS OF E-BLOOD IN THE GALLERY.....	3
8. POINT OF ORDER.....	3
9. STARRED QUESTIONS AND ANSWERS	4
10. POINTS OF ORDER.....	8
11. ANNOUNCEMENT REG: PRESENCE OF FACULTY MEMBERS AND STUDENTS OF HAZARA UNIVERSITY IN THE VISITORS GALLERY.....	21
12. STARRED QUESTIONS AND ANSWERS	21
13. UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS	70

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN ASSEMBLY DEBATES

Friday, the 21st August, 2026

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 11:23 a.m. with the honourable Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾

(سورة الجمعة، آیات: 9 تا 10)

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطاں مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے،

اگر تم سمجھو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ۔ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔]

RECITATION OF HADITH

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔

[ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے

تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے): صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے"۔]

RECITATION OF NAAT

دل کو سکون روح کو آرام آگیا

لب پر حضور آپ کا جب نام آگیا

خوشبو جو آ رہی ہے، مدینہ سے بار بار

کیا پھر در حضور سے پیغام آگیا

ڈوبہا جا رہا تھا، گناہوں کے بوجھ سے

سرکار کا وسیلہ میرے کام آگیا

NATIONAL ANTHEM

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ Question Hour. Syed Ahad Ali Shah Sahib, not present. Asiya Naz Tanoli Sahiba.

Ms. Asiya Naz Tanoli: Thank you Mr. Speaker! Question No. 43.

PROPOSAL TO ESTABLISH PAKISTAN COSMETIC REGULATORY AUTHORITY

43. * Ms. Asiya Naz Tanoli:

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state whether there is any proposal to establish a Pakistan Cosmetic Regulatory Authority to monitor and issue licenses for cosmetic products?

Minister for Science and Technology (Mr. Khalid Hussain Magsi): Yes, a new Authority namely, "Pakistan General Cosmetics Regulatory Authority" is proposed to be established by repealing the General cosmetics Act, 2023.

Mr. Speaker: Answer be taken as read, supplementary please.

محترمہ آسیہ ناز تنولی: میرا سوال cosmetic مصنوعات کی نگرانی اور لائسنس جاری کرنے سے متعلق تھا۔ ایک تو یہاں پر جواب میں دیا گیا ہے کہ پاکستان General Cosmetics Act, 2023 کو منسوخ کر کے نئی اتھارٹی یعنی کہ Pakistan General Cosmetics Regulatory Authority کے قیام کی تجویز ہے۔ میں Ministry سے پوچھنا چاہوں گی کہ اس کا ابھی status کیا ہے اور یہ جو سوشل میڈیا پر online cosmetics کے ads چل رہے ہوتے ہیں ان میں 70% cosmetics غیر معیاری ہوتی ہیں۔ اس کے لیے کیا Act استعمال ہوتا ہے۔ کیا اس کی روک تھام کے لیے کوئی موثر اقدامات کیے گئے ہیں؟ کیونکہ یہ skin کا مسئلہ ہے اور skin diseases بہت زیادہ پھیل رہی ہیں۔ اس کو ابھی روکا نہیں گیا تو یہ وقت کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے پہلے ہی ہمارا ملک مشکل حالات میں ہے اور ان دوائیوں کو اور ان cosmetics کو باہر سے منگوانا جو کہ 70% غیر معیاری ہیں۔ اس کے لیے کون سا Act استعمال ہوگا۔ اس کو سوشل میڈیا پر بھی روکا جائے اور authority کا جو status ہے وہ مجھے بتایا جائے۔

جناب سپیکر: جی Minister for Science and Technology خالد حسین گنسی صاحب، Minister for Parliamentary Affairs کدھر ہیں۔ نگہت تشکیل صاحبہ، Ministry of Science and Technology سے کوئی صاحب یا کوئی officer یہاں تشریف رکھتے ہیں؟ آپ وہاں پر کیا ہیں۔ یہ ذرا پوچھ کر بتائیں کہ ان کا designation کیا ہے۔ لکھ کر بھیجیں کہ آپ کا designation کیا ہے۔ Minister for Parliamentary Affairs Sahib کدھر ہیں، آپ کے Minister for Science and Technology کے۔ سینیٹ میں اگر ہیں تو collective responsibility, somebody has to be here. ان کا Session ختم ہو گیا ہے؟ مشتاق صاحب یہ کیا ہیں۔ جو اینٹ سیکرٹری صاحب جائیں سیکرٹری صاحب کو بلا کر لائیں and ask him to sit there and meet me. Minister for Parliamentary Affairs جانیئے۔ اس سوال کو میں آگے لے کر جا رہا ہوں till the Minister for Parliamentary Affairs comes and سیکرٹری صاحب تشریف لاتے ہیں تو وہ آج شام تک میرے پاس بیٹھیں گے۔ میرے ساتھ وقت گزاریں گے رات تک یا شام تک یہ مجھے نہیں پتہ۔

ANNOUNCEMENT REG: PRESENCE OF STAFF MEMBERS AND CADETS FROM FATIMA GIRLS CADET COLLEGE, MURREE IN THE GALLERY

جناب سپیکر: ایک announcement کرنا چاہ رہا ہوں staff Members and cadets from Fatima Girls Cadet College, Murree سے ہمارے پاس visitors تشریف رکھتے ہیں، we welcome them خوش آمدید -welcome to the National Assembly

ANNOUNCEMENT REG: PRESENCE OF THE MEMBERS OF E-BLOOD IN THE GALLERY

جناب سپیکر: راولپنڈی سے E-Blood کے دوست آئے ہیں۔ کیا آپ blood donations کے لیے کام کرتے ہیں؟ ماشاء اللہ بہت نیکی کا کام کر رہے ہیں۔

POINT OF ORDER

جناب سپیکر: ڈاکٹر طارق فضل صاحب آپ Minister for Parliamentary Affairs ہیں۔ کل بھی آپ کو پتہ ہے کہ کیا ہوا کہ 4th Session کے جواب نہیں آئے تھے۔ مجھے اچھا بھی نہیں لگتا since یہ ذمہ داری تو Parliamentary Affairs کی ہے۔ نہ آپ کے Minister صاحب ہیں، سیکرٹری صاحب کو میں نے بلا لیا ہے وہ آج سارا دن میرے ساتھ گزاریں گے میں شاید چلا بھی جاؤں لاہور تو وہ یہی رہیں گے اسمبلی میں۔ اب آپ مجھے جواب دیں گے کہ یہ collective responsibility ہے یا کیا کریں گے۔ وزیر برائے پارلیمانی امور (ڈاکٹر طارق فضل چوہدری): بہت شکریہ آفریبل سپیکر صاحب۔ جیسا کہ کل بھی ایک دو وزارتوں کے جواب موصول نہیں ہوئے تھے اور اس کے بعد سیکرٹری صاحب کو بھی آپ نے طلب کیا۔ تمام متعلقہ وزراء کو بڑی تفصیل سے فرد آفر دیا جاتا ہے کہ کون سا

Business آج کس کا ہے۔ Assurance کے باوجود بعض اوقات یہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے جو کہ گورنمنٹ کے لیے یقیناً embarrassing ہے اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بعض وزراء کے غیر ذمہ دارانہ رویے کی وجہ سے گورنمنٹ کو یہاں embarrassment ہوتی ہے اور میں ان شاء اللہ Prime Minister صاحب سے بھی request کروں گا کہ جو جو وزراء غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب آپ کو پتہ ہے کہ یہ Ministers کی collective responsibility ہوتی ہے۔ اگر ایک Minister نہیں ہے تو دوسرے Minister کو دے دیتے ہیں۔ آپ کو کسی نے brief نہیں کیا۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: بالکل collective responsibility ہوتی ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ Session شروع ہونے سے 5 منٹ پہلے کوئی Business میرے حوالے یا کسی اور وزیر کے حوالے کیا جاتا ہے تو ہم بڑی خوشی سے اسے acknowledge کرتے ہیں اور یہاں آکر present کرتے ہیں۔ کبھی ہم نے یہ گلا نہیں کیا کہ بہت دیر سے ہمیں دیا گیا۔ بعض اوقات ایسے ہوتا ہے جس طرح کی ابھی کی صورتحال ہے کہ بالکل inform نہیں کیا جاتا متعلقہ وزارت کی طرف سے کہ ہمارا کوئی Business ہے یا کسی وجہ سے Minister یا State Minister یا پارلیمانی سیکرٹری غیر حاضر ہوں گے۔ تو اس صورتحال میں پھر یہ situation پیدا ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: بہر حال ہم باقی کرتے ہیں ان کے تو سیکرٹری صاحب کو بھی میں نے بلایا ہے and I think, you have to give us in writing. Why nobody was prepared? I want a written answer by today evening, please. اور یہ آپ Prime Minister صاحب کے knowledge میں بھی لائیے اور ہمیں بھی جواب دیجئے کہ آپ کو کیوں نہیں prepare کیا گیا اور Minister صاحب یا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو کیوں نہیں بھیجا گیا۔ اس question کو ابھی ہم defer کر رہے ہیں۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

جناب سپیکر: اگلا سوال شیر افضل مروت، موجود نہیں ہیں۔ غزالہ انجم صاحبہ۔

Ms. Ghazala Anjum: Thank you, Mr. Speaker! Question No. 85.

AMOUNT SANCTIONED FOR REPAIRING OF GHARAM CHASHMA ROAD, CHITRAL

85. * Ms. Ghazala Anjum:

Will the Minister for Communications be pleased to state the details of the amount sanctioned for repairing of Gharam Chashma road in District Chitral?

Minister for Communications (Mr. Abdul Aleem Khan): Chitral ~ Garam Chashma ~ Dorah Pass Road (N-145)

The route N-145 starts from km 0+000 Chitral City leading to Garam Chashma & terminates at Dora Pass km 82+500 has also been maintained by NHA. N-145 route leading from Chitral to Dora Pass has been federalized few years back (previously owned by C&W Deptt.) is extremely narrow road, mostly earthen track and extensively prone to landslides during every single rain.

The road section (N-145) will be maintained through 8x routine maintenance contracts from km 0+00 to 82+00 amounting to **Rs. 44.145 million** approximately.

Work for Improvement of existing road section from km 15+00 to 45+00 contract amounting to **Rs. 219 million** is in progress.

Mr. Speaker: Answer be taken as read, supplementary please.

محترمہ غزالہ انجم: جناب سپیکر! سوال نمبر 85 کا جواب میں نے پڑھ لیا ہے اور میں اس پر یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس project میں جو خاطر خواہ رقم رکھی گئی ہے لیکن اس پر کام کی رفتار انتہائی سست ہے حالانکہ machinery بھی وہاں موجود ہے تو Federal Minister صاحب کیا اس بات سے ایوان کو آگاہ کریں گے کہ یہ پروجیکٹ کب تک پایہ تکمیل تک پہنچے گا اور اس کی M&E کس حد تک موثر ہے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: گل اصغر خان صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات (جناب گل اصغر خان): جناب سپیکر! یہ ہمارا road ہے۔ N-145 اس کے لیے ہم نے already کوئی 200 million plus وہ رکھے ہوئے ہیں۔ جس section کا ہماری honourable Member صاحبہ پوچھ رہی ہیں وہ ان شاء اللہ اس سال کے آخر تک اس کو مکمل کر لیں گے۔ یہ basically maintenance کا fund ہے اور ہم اس کو complete کر دیں گے ان شاء اللہ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی supplementary عالیہ کامران صاحبہ۔

محترمہ عالیہ کامران: محترم آپ کا شکریہ۔ میرا سوال یہ ہے کہ NHA کا development, network road کا fund ہوتا ہے اس میں بلوچستان کا حصہ ہے تو کیا اس کو طریقہ کار کے تحت آپ utilize کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: گل اصغر خان صاحب۔

جناب گل اصغر خان: جناب سپیکر! ویسے تو honourable Member separate question بھیجیں گی تو میں بتا دوں گا۔ لیکن تھوڑا سا میں ان کو guide کر دیتا ہوں۔ اس میں ہم نے جو last year fund collect کیا ہے وہ 109 ارب روپے تھا۔ اس میں جو 109 billion آتا ہے ہمارے پاس وہ toll collection کا ہوتا ہے پھر موٹر وے fines ہیں۔ اس میں جو نمبر ایک ہے وہ صوبہ پنجاب contribute کرتا ہے اور دوسرے نمبر پر سندھ کرتا ہے۔ بلوچستان کا جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہاں پر ہمیں toll plaza ہی نہیں لگانے دیا جاتا۔ جو لگاتے ہیں وہ جلا دیے جاتے ہیں۔ ویسے تو ہمارا فارمولا یہ ہے کہ جہاں سے collection ہوتی ہے، ہم کوشش کرتے ہیں وہیں پہ پیسہ لگائیں۔ لیکن پنجاب اور سندھ کا جو پیسہ ہے، وہ بعد میں ہم ان صوبوں کو کر کے دیتے ہیں۔ اب جیسے N-125 کا 100 billion plus کا فنڈ اس سال ہم نے دیا ہے، لیکن وہ PSDP سے دیا ہے بلوچستان میں، چن to کراچی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: رانا محمد حیات صاحب، on supplementary۔

رانا محمد حیات خان: شکریہ، جناب سپیکر! جن سڑکوں کی بات ہو رہی ہے، تو لاہور سے اوکاڑہ بھی ملتان روڈ ہے، جس پہ انہوں نے ٹول پلازے تو double کر دیے ہیں اور 70 سے 100 روپیہ ٹول ٹیکس بھی بڑھا دیا، اور سڑک کی بڑی بری حالت ہے۔ یہ کب تک اس کو repair کریں گے اور لوگوں کو اس عذاب سے نجات ملے گی؟

جناب سپیکر: گل اصغر خان صاحب۔

جناب گل اصغر خان: جناب سپیکر! ان کے question کے دو حصے ہیں۔ Toll taxes ہم نے بڑھائے ہیں۔ COVID 19 کے بعد ہم نے یہ ٹول پلازے نہیں بڑھائے تھے۔ اس time جو ملکی economy تھی، جو ہمارا Act ہے 1991 کا، جو بعد میں 2001 میں Ordinance آیا، اس کے تحت ہم نے ہر تین سال بعد بڑھانے ہوتے ہیں، لیکن ہم نے پچھلے چھ سال سے نہیں بڑھائے تھے۔ پچھلے چھ سال کو ہم نے 4 حصوں میں cover کیا، تو اس وجہ سے یہ لگا کہ شاید ہم ہر تین مہینے بعد بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! Government کوئی ہمیں fund نہیں دیتی، ہم خود اپنا fund generate کرتے ہیں اور خود ہی اس سے ہم لگاتے ہیں، اور جو Government ہمیں fund دیتی بھی ہے، وہ ہمیں loan book کرتی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صبغت اللہ صاحب، on supplementary۔

صاحبزادہ صبغت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر! چترال کی سڑک کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ تو یہ N-45 سڑک بھی چترال جاتی ہے، Upper Dir, Lower Dir اس میں آتا ہے۔ میرا Parliamentary Secretary صاحب سے یہ سوال ہے کہ دو سال پہلے N-45 کی maintenance لیے پیسے منظور ہوئے تھے، اس پر تقریباً 70 فیصد کام بھی ہوا ہے، لیکن جو proper town ہے، وہاں تقریباً 5 to 4 کلومیٹر ٹھیکیدار نے وہ سڑک dismantle کی ہوئی ہے، ابھی بھی وہ ویسے ہی پڑا ہوا ہے۔ لوگوں کو بڑی مشکلات ہیں۔ اسی طرح چکدرہ سے تیمرگرہ سڑک بھی بری حالت میں ہے۔ لہذا میرا Parliamentary Secretary صاحب سے یہ سوال ہے کہ کیا وہ پیسے ختم ہو گئے ہیں یا کوئی دوسرا tender اس کے لیے ہوگا؟

لوگوں کو بڑی مشکلات ہیں، season tourism ہے، چترال، Upper Dir اور Kumrat کی طرف لوگ جاتے ہیں، لیکن اس سڑک کی وجہ سے انتہائی تکلیف ہے۔ Kindly اس پر Parliamentary Secretary صاحب تھوڑا respond کریں۔

جناب سپیکر: گل اصغر خان صاحب۔

جناب گل اصغر خان: جناب سپیکر! اس کے لیے fund موجود ہیں، اس پر contractor کام کر رہا ہے۔ مزید میں honorable Member سے کہوں گا کہ وہ تشریف لائیں میرے chamber میں، میں ان کے Project Director کو کل بلا لیتا ہوں اور ان شاء اللہ ہم بیٹھ کے اس پر آپ کو update کر دیتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: امین الحق صاحب، on supplementary۔

سید امین الحق: شکریہ، جناب والا! چونکہ سڑکوں کی بحالی کی بات ہو رہی ہے۔ Honorable Secretary صاحب سے سوال ہے کہ M-9 جو کراچی سے حیدر آباد تک ہے، اس کی ہر گزرتے دن کے ساتھ حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ کیا M-9 کے حوالے سے، جو کراچی سے حیدر آباد ہے، اس کی refurbish کرنے کے حوالے سے کتنے پیسے رکھے گئے ہیں اور وہ کب تک درست ہو جائے گا؟ اور ساتھ ساتھ اگر اس کے متبادل M-10 کے حوالے سے جو کام ہو رہا ہے، اس کے بارے میں بھی تھوڑا بتادیں؟

جناب سپیکر: گل اصغر خان صاحب۔

جناب گل اصغر خان: جناب سپیکر! This is the only link جو پشاور سے کراچی تک کا ہے، M-9 اور اس پر ہماری Government کے آتے ہی میاں شہباز شریف صاحب کی پہلی instructions تھیں کہ اس کو top priority پہ رکھیں۔ جناب سپیکر! میں House کو اچھی خبر دینا چاہتا ہوں کہ پچھلے 30 سال سے اس پہ کام نہیں ہوا تھا۔ الحمد للہ، جب ہم آئے تو ہم نے اس پر ایک international consultant hire کیا، A.T. Kearney، اور ہم نے وہ وجوہات جاننے کی کوشش کی کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے یہ پچھلے 30 سال سے نہیں بن پایا۔ پتہ چلا، جناب سپیکر! کہ یہ 400 billion plus پر کوئی investor invest کرنے کے لیے تیار نہیں۔

جیسے پہلے میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس یہی fund collection ہوتی ہے، Government کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ 400 billion دے سکے۔ ہم نے اس کو پانچ sections میں تقسیم کیا، جس میں سکھر سے رانی پور تھا، پھر اس طرح مسلسل پانچ sections تھے، 50، 50، 50 کلو میٹر کے اور 50 کلو میٹر کے sections ہم نے internationally float کیے۔

جناب سپیکر! ہمارے تین sections ہیں، جس میں ایک ہمارا OP جو fund ہے جو overseas Pakistanis کے fund ہے، انہوں نے invest کیا، پھر دو sections میں Islamic Development Bank نے invest کیا۔ تو تین

sections already ہم دے چکے ہیں اور اس کا procurement process almost complete ہونے والا ہے اور we are hoping کہ اگلے next two months کے اندر وہ کام شروع ہو جائے گا۔
 اگلے دو sections میں FWO interested ہے، تو یہ پانچ sections پورے ہوں گے اور ان شاء اللہ ہمارا یہ target ہے کہ 2028 تک یہ complete ہو جائے۔

جو پرانا M-9 ہے، وہ basically expressway ہی رہے گا۔ وہ motorway جواب ہم کرنے لگے ہیں، کراچی Port سے حیدر آباد، جس کو M-10 کہتے ہیں، تو M-10 پر ہماری feasibility almost completion کے قریب ہے۔ اب ہم اس کو bypass کر کے، ان شاء اللہ، کراچی سے direct حیدر آباد لارہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

POINTS OF ORDER

جناب سپیکر: جی، محمود خان صاحب۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمود خان اچکزئی): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! دکھ ہوتا ہے، ایک اچھی dialogue کی فضا بن جاتی ہے، سیاسی پارٹیوں کے درمیان نزدیک ہونے کے امکانات بڑھ سس جاتے ہیں، پتا نہیں کون سی قوتیں سب کو ششوں کو sabotage کر دیتی ہیں۔

سارے پاکستان عمران خان کی صحت کے بارے میں تشویش میں مبتلا تھا۔ پاکستان میں خوشی منائی جا رہی تھی، TV پر بھی آرہا تھا کہ عمران خان کو Supreme Court کے orders کے تحت shift کیا جائے گا۔ ان کی بہنیں اور ساتھی بھی خوش تھے۔ پارٹی نے تمام کارکنوں کو حکم دیا کہ بھائی، وہاں کوئی نہیں جائے گا اور وہاں کوئی جلوس اور ہنگامہ نہیں ہوگا۔

رات کو پتا چلا جناب سپیکر! کہ عمران خان کوررات کے اندھیرے میں کسی اور hospital لے جایا گیا۔ اس کی بہنیں، اس کے جو رکھوالے تھے، doctor صاحب تھے، ان کو Shifa Hospital کے کمرے میں بند کر دیا گیا۔ پتا نہیں یہ سب کیوں ہو رہا ہے، جناب سپیکر؟ قصداً اور عمدہً ایک اچھی فضا کو لوگ خراب کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں جب بات ہوتی ہے کہ Question Hour کی اہمیت ہوگی، جناب سپیکر! لیکن بعض باتوں کی اہمیت اس سے زیادہ ہے۔ کروڑوں لوگ حیران و پریشان ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ جناب! یہ انتہائی بری بات ہے۔ جناب سپیکر! کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگے گی۔

جناب سپیکر! تحصیل سرانان میں آپ نے دیکھا ہوگا جو میرے گاؤں سے تقریباً 17 میل کے فاصلے پر ہے کوئٹہ کی طرف۔ ایک سیدھی پگڈنڈی اور چھوٹا بازار ہے۔ جناب سپیکر! تحریک انصاف کے لوگ آپ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ آپ کو being a Speaker and Custodian of this House بھی اس پر احتجاج کرنا چاہیئے تھا۔ Supreme Court کا حکم آیا ہے۔ جب Supreme Court کی بات نہیں مانی جائے گی، پھر پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟

بندوق کے زور پر ستر سال سے فلسطینی لوگوں کو امریکہ کے ہوتے ہوئے اسرائیل قابو نہیں کر سکا۔ خدا کے لیے اپنے ملک کو خانہ جنگی کی

طرف مت لے جائیں۔ جناب سپیکر! اس مسئلے کی اہمیت کو جانتے ہوئے ان کو بھی بولنے دیا جائے، ان کے پاس معلومات زیادہ ہیں۔ Question Hour پھر بھی لے لیں گے۔ مہربانی کر کے ان کو بولنے دیں، بات کرنے دیں۔ باقی آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، دیکھیں، شاہد صاحب، آپ کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ جس نے بات کرنی ہے خود کھڑا ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔ دیکھیں، ایک چیز بڑی clearly decide ہوئی تھی، یہ آپ سب لوگوں نے بیٹھ کے decide کی تھی کہ جی پورے tenure میں Question Hour میں محنت کرتے ہیں ممبران، Ministries کو accountable ٹھہرانے کے لیے آپ لوگ سوالات کرتے ہیں، اور ان سوالات کی تیاری میں بھی وقت لگتا ہے، اور آپ لوگ تیار ہو کے آتے ہیں تاکہ ان کو accountable ٹھہرائیں۔ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ Question Hour میں کوئی Point of Order نہیں ہوگا۔ آج چونکہ آپ کہہ رہے ہیں یہ ایک unique situation ہے اور یہ آج کے بعد شاید change ہو جائے، تو میں sense of the House لے لیتا ہوں کہ باقی ممبران کیا کرتے ہیں۔ نہیں، House متنازع کیسے بنے گا؟ sense of the House لیتے ہیں۔ نہیں، میری generosity rules سے چلتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں یا تو reciprocate بھی کریں، reciprocate بھی کریں۔ وہ reciprocation نہیں ہوتی تو sense of the House کیا ہے کہ جی ان کو بات کرنے دی جائے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اور کون سا طریقہ ہوتا ہے؟ برگڈیز صاحب، آپ نہیں کھڑے ہوں گے، جس ممبر نے کھڑے ہونا ہوگا، وہ خود میرے سے بات کرے کہ میں نے نہیں۔ اس طرح تو میں نے نہیں دینا۔ جی، خواجہ آصف صاحب، یہ طریقہ نہیں ہے۔ وفاقی وزیر دفاع (خواجہ محمد آصف): شکریہ، جناب سپیکر! کہ آپ نے مجھے time دیا۔ میرے خیال میں گوہر صاحب کو آپ بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: یہ ہوتا ہے صحیح طریقہ، جو آپ لوگ کہہ رہے ہیں کھڑے ہو جاتا ہے، جس نے کھڑے ہونا ہے، وہ button دبائے گا یا مجھے چٹ بھیجے گا تو میں دوں گا۔ مگر please آگے سے یاد رکھیے، Question Hour پہ بہت محنت ہوتی ہے ممبران کی بھی اور Ministries کی بھی، اور وزراء جو ہیں وہ بھی بہت regularly آتے ہیں، جس طرح آج آئے تھے۔ تو اس لیے اس کو میں بار بار نہیں کروں گا۔ جی، گوہر صاحب۔ جناب گوہر علی خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! آج کا دن بڑا اہم ہے ہمارے لیے، جس کے ووٹ اور support سے ہم آئے ہیں، ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ زندگی اور موت کی کس کشمکش سے گزر رہا ہے، اس کے خاندان کو نہیں پتہ۔ اچکنرئی صاحب نے صحیح فرمایا ہے کہ جب ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم اس طرف سے چل پڑیں کہ حالات بہتری کی طرف جائیں، کوئی dialogue شروع ہو، یہ

House اور جمہوریت اور اس ملک کا دفاع مضبوط ہو، تو all of a sudden وہ کچھ کیا جاتا ہے جس کی توقع نہیں ہوتی تھی۔ جناب سپیکر! کوئی مانے یا نہ مانے، حکومت والی side سے، لیکن دنیا یہ مانتی ہے کہ عمران خان اس وقت دنیا کا مقبول ترین لیڈر ہے۔ دنیا مانتی ہے کہ اس کو جیل میں سیاسی بنیادوں پر رکھا گیا ہے۔ دنیا یہ مانتی ہے کہ اس کی ایک جھلک سے بعض لوگوں کو اتنا ڈر ہے کہ اس کی ایک جھلک وہ برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! ہم نے کہا ہے کہ ہم اس کی اور اس کی بیوی کی صحت پر سیاست نہیں کریں گے۔ ہم نے کہا تھا کہ سیاست کے لیے کئی اور چیزیں موجود ہیں، اس میں سیاست نہ ہو۔ جنوری میں پہلے حکومت نے یہ statement دے دی کہ ہاں، ہم نے اس کو shift کیا ہے، اس کی آنکھ کا مسئلہ ہے۔ سپریم کورٹ سے جب خبر آئی، ہم نے درخواست دے دی۔ اس House کے اندر ہم نے دھرنہ دیا کہ ڈاکٹر کی اجازت دے دو۔ ہمارے پاس، جناب سپیکر! اس کے لیے پچیس مرتبہ ہم High Court اور سترہ مرتبہ ہم Supreme Court گئے۔ انصاف تو دہلیز پر ملنا چاہیے، لیکن پچیس مرتبہ اور سترہ مرتبہ Supreme Court اور High Court میں جانے کے بعد بھی ہمیں انصاف نہیں ملا۔ یہ Parliamentary وہاں دروازوں پر کھڑے خوار ہوتے رہے۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں آپ اس House کے Custodian ہیں، آپ نے اچھا role play کیا، اس کے ہم معترف ہیں۔ جب ہم دیواروں سے ٹکرا کر کے Supreme Court ، High Court کے سامنے کھڑے ہوں، سو یہ ایوان کہلاتا ہے کہ یہ mother of all institutions ہے۔ ہماری توہین ہوئی ہے، اور اس کے بعد جا کے ہمارا کیس لگا ہے۔ 18 تاریخ کو جب Supreme Court نے بڑا simple order کیا، بڑا تو حکومت نے اس پر review file کی۔ ہم نے request کی کہ review کو ختم ہونے دیں، اس order کو implement ہونے دیں۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنے worker ، supporter اور پارٹی کے لوگوں کو کہا کہ کوئی شفاء انٹرنیشنل ہسپتال کی طرف نہ جائے، کوئی video نہ بنائیں کوئی وہاں یہ ایسے حالات پیدا نہ کریں کہ خان کے علاج معالجے میں مسئلہ آجائے یا باہر جو مریض ہیں ان کے لیے مسئلہ پیدا ہو۔ جناب سپیکر! ہم نے Political Committee اور Core Committee کی meeting بلا کے کہا کہ Supreme Court کے order کا احترام کیا جائے۔ ہم نے اپنے لوگوں کو کہا کہ وہاں کوئی video نہ بنائے۔

جناب سپیکر! یہ House ، یہ Opposition کے ممبران، ہمارے پاس تین کروڑ ووٹرز کو جن کو ہم represent کرتے ہیں،

یہ almost half of Pakistan ہے۔

جناب سپیکر! ہم مطالبہ کرتے ہیں آپ سے، آپ نے ان کو قصور وار ٹھہرانا ہے۔ Supreme Court کا order clear تھا کہ آپ نے اس کو Shifa International Hospital لیکر جانا تھا۔ جناب سپیکر! اس میں clear لکھا تھا کہ فیصل سلطان اور ان کی بہن ڈاکٹر عظمیٰ اس ٹیم کا حصہ رہیں گے۔ جناب سپیکر! سپریم کورٹ کے order کے مطابق انہیں test اور medical examination کے

لیے لانا تھا۔ جناب سپیکر! ہم نے ایک بار نہیں بار بار یہ کہا ہے، ہمارا یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ہمارے لیڈر کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ ہم اس کے نام پر ووٹ لیکر یہاں پر آئے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم نے بڑی کوشش کی کہ ساری چیزوں کے باوجود آپ کے ساتھ رہیں، اس پارلیمنٹ اور اس ایوان میں بیٹھ کر اپنا role play کریں۔ شاید آپ نہیں چاہتے ہیں کہ ہم system کا حصہ رہیں۔

جناب سپیکر! گزشتہ رات سے اب تک جو کچھ ہوا، میرا خیال ہے ہمارے لیے ممکن نہیں ہوگا کہ چند دنوں کے بعد آپ کے ساتھ اسمبلی میں بیٹھیں۔ آپ کو اپنے style کی جمہوریت مبارک ہو۔ لیکن ہم فیصلہ کریں گے، پاکستان کے عوام کا ایک لیڈر ہے اس کا نام عمران احمد خان نیازی ہے۔ جناب سپیکر! ہم نے بار بار آپ سے اور حکومت سے request یہ کی کہ آپ بتائیں آزاد کشمیر یا کشمیر پہ issue آئے تو کیا ہم آپ کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے؟ اسرائیل پہ، ایران پہ اور انڈیا پہ آپ کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے؟۔ ہمارا اگر role نہ ہوتا تو شاید result کوئی اور ہوتا۔ China کے مسئلے پہ کیا ہم آپ کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے؟ وہاں ہم آپ کے ساتھ نہیں کھڑے تھے، as حکومت، وہاں ہم ریاست پاکستان کے ساتھ اور عوام کے ساتھ کھڑے تھے، ہیں اور رہیں گے۔

لیکن ہم مطالبہ کرتے ہیں، جناب سپیکر! کہ ان کا بھی احتساب اس قدر تو ہو۔ اگر ایک لیڈر کو اتنا بھی آپ space نہیں دے رہے ہیں، hospital لے جانا آپ کے لیے مشکل ہے، hospital میں ایک رات گزارنا مشکل ہے، جبکہ ہزار دن سے زیادہ وہ جیل میں گزار بیٹھا ہے۔ جناب سپیکر! Almost ناممکن ہو گیا ہے، دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ یہی کر رہے ہیں۔ عوام جب اٹھ کھڑی ہوتی ہے تو ریاستیں رہتی نہیں ہیں، ریاستیں عوام سے بنتی ہیں، ریاست وہ ریاست ہوتی ہے جو اپنی عوام کو ماں سمجھ کر بیٹھے۔ لیڈر وہ ہے جس کو دنیا مانتی ہے، وہ لیڈر ہے، وہ بندہ جس کے لیے ساری دنیا کہہ رہی ہے۔ جناب سپیکر! ہم تو قانون کے مطابق نہیں کہہ رہے ہیں، ہم نے rule کے مطابق نہیں کہا، ہم نے اس کے right کے مطابق نہیں کہا کہ وہ ایک عظیم لیڈر ہے، ایک بڑی پارٹی کا سربراہ ہے۔ ہم نے اتنا کہا کہ اگر convicted criminal بھی ہے، تو بھی اس کا right ہے کہ وہ اپنے family Members سے ملے۔ پاکستان نے ووٹ دیا تھا، جب United Nations کے Nelson Mandela Rules بنے، اس میں لکھا ہوا تھا کہ پندرہ دن سے زیادہ قیدی کو family سے نہ ملانا human rights violation ہوگی۔

جناب سپیکر! ہم نے تو اتنا کہا کہ rules کو چھوڑیں، قانون وائین کو چھوڑ دیں، ایک عام قیدی کی طرح اس کا جو right ہے، وہ تو اس کو دے دیں۔ اگر آپ اس کو right نہیں دیتے، میں تو as a Chairman یہ کہتا ہوں، میرا حق نہیں بنتا کہ آپ کے ساتھ اس House میں، میں مزید بیٹھوں۔ ان کا بھی نہیں بنتا۔ ہمارے voter ہم سے یہی پوچھتے ہیں۔ میں اللہ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں، میں نے آج جانا تھا، ہم programme کرتے ہیں جمعہ والے دن، میری والدہ کی وفات کے بعد، لیکن میں اپنے ووٹروں کو face نہیں کر سکتا۔ وہ لیڈر جس کے بل بوتے پہ ہم بیٹھے ہیں، جناب، اس طرح آپ ہمیں کس کو نے میں پہنچا رہے ہیں، یہ فیصلہ آپ کر لیں۔ خواجہ آصف صاحب، ایک seasoned

politician ہیں، میں ان پہ چھوڑتا ہوں، آپ فیصلہ کر لیں۔ ہمیں قبول ہے۔ آپ اگر چاہتے ہیں کہ ہم اس کو نکل جائیں، تو ہم دو منٹ نہیں لگائیں گے۔ یہ بیٹھے ہیں ہمارے لیڈر، خان صاحب نے اس کو یہ مشعل دیا ہوا کہ یہ فیصلے کرے گا اور ہم follow کریں گے۔ اور اب ہم united opposition, we thanks to Maulana Sahib ہیں کہ وہ ہمارا حصہ ہیں۔ جناب سپیکر! آپ فیصلہ کر لیں، اگر آپ کالیڈر ایسا ہو، آپ کیا کہیں گے، خواجہ صاحب کالیڈر ایسا ہو تو وہ کیا فیصلہ کریں گے؟ کیا رات کے اندھیرے میں یہ ہو؟ میں بلاول کا مشکور ہوں کہ کل انہوں نے یہ کہا کہ اس کا علاج کریں۔

جناب سپیکر! آپ 25 مرتبہ ہمیں High Court اور 15 مرتبہ آپ ہمیں Supreme Court لے کے گئے، وہ بھی آپ نے implement نہیں کیا جبکہ یہ Order آپ کو خود implement کرنا چاہیئے تھا اور آپ کو کہنا چاہیئے تھا۔ کتنے دن اور کونسے hospital میں آپ نے اس کو رکھنا ہے؟

ہمارا لیڈر ایسا ہے میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں تین دن رکھ کر چوتھے دن اس نے کہنا ہے مجھے کس نے اس hospital میں رکھا ہے؟ میں نے جانا ہے۔ ہم نے کہا ہے، خان ایک second بھی علاج اور test سے زیادہ hospital میں نہیں رہے گا۔ وہ deal والا بندہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر! اس جمہوریت کو اگر بچانا ہے تو میں نے جو باتیں کی ہیں ان پہ غور کر لیں۔ ہم وفاق کے وفادار ہیں اور اس جمہوریت کے علمبردار ہیں۔ جناب سپیکر! بڑا serious issue ہے۔ آج کا دن ہمارے workers پہ بہت بھاری ہے۔ رات بہت بھاری رہی ہے، اس کی بہنوں کی آواز آئی ہے۔ جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ خواجہ آصف صاحب۔

خواجہ محمد آصف: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں کوئی justification جو معاملات ہوئے ہیں، جب ہم اپوزیشن میں تھے تو ان کو بیان کر کے نہیں پیش کرنا چاہتا۔ لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ عمران خان صاحب کی ہمشیرہ کی ان کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے۔ وہ بتا سکتی ہیں کہ ان کی صحت کے کیا حالات ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں ذاتی طور پہ، ان کے ذاتی معالج نے یہاں پہ House کے ایک Member کو بتایا ہے کہ ان کی آنکھ کی تکلیف آہستہ آہستہ ٹھیک ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی صحت کو خدا نخواستہ کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ Blood pressure کی ان کو تھوڑی بہت شکایت ہے، ان کو blood pressure کی دوائی پہ لگا دیا گیا ہے۔ ہماری عمر میں ہیں، ان کی 74 سال اور میری 77 سال ہے، اس قسم کی elements عمر کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔

اس لیے صحت کو issue بنانا میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑی سی یعنی over politicizing the issue سمجھا جائے گا۔ میں ایک آپ کو example دیتا ہوں۔ میں جیل میں تھا۔ میں عموماً ذاتی اپنے جو experiences ہیں جیل کے وہ سناتا نہیں۔ تو انہوں نے کہا جی کہ آپ کو ہر نیا

کا آپریشن کرانا پڑے گا۔ مجھے جناح ہسپتال، سرکاری ہسپتال لے جایا گیا۔ میں نے demand بھی نہیں کی تھی کہ مجھے private hospital لے جایا جائے کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ نہ ہو جائے گی۔

میاں نواز شریف صاحب بھی Services Hospital کی cardiac ward میں رہے۔ جب وہاں پہ میرا آپریشن ہو رہا تھا تو اسی hospital کا جو psychiatrist تھا اس کی duty لگی ہوئی تھی کہ خان صاحب نے ویڈیو مانگی ہے کہ میرا واقعی آپریشن ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا۔ اس کا کیمرہ confiscate کیا گیا اور اس کیمرے کی آج بھی میرے پاس وہ فلم کہیں نہ کہیں موجود ہوگی جو بھی ان کا، کیمرہ نہیں تھا، ٹیلی فون تھا یا موبائل فون تھا۔

مجھے افسوس ہوتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ اس زمانے میں گراوٹ کی انتہائی جو lowest level پر گر گئے ہماری مشکلات، ہماری جو آزمائش تھی، ہماری جو بیماری تھی یا صحت تھی اس کو exploit کرنے کے لیے۔

تو میں نہیں کہہ رہا کہ یہ tit-for-tat ہے۔ لیکن میں نے ساتھ پہلے بتا دیا ہے کہ ان کی ہمشیرہ کی، محترمہ کی ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی سے ملاقات کی ہے۔ اس لیے unnecessarily بیماری کو politicize کرنا کہ جی وہ serious ہیں، ان کو ہسپتال میں بھیجا جائے۔

حکم تھا کہ ہسپتال میں لے جایا جائے، وہاں پہ ان کو لے جایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے جو دیکھا ہے، آپ بھی اس کی report examine کر لیں۔ میرا خیال ہے public میں بھی آجائے گی۔ وہ کوئی ایسی تشویش ناک خدا نخواستہ یا فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ قید میں سارے Leader of the Opposition کے والد نے ایک عمر گزاری ہے قید میں۔

اسی طرح یہاں پہ سیاستدانوں نے ایک عمر گزاری، چاہے وہ justified تھیں ان کی قیدیں یا نہیں تھیں وہ ایک علیحدہ بحث ہے۔ لیکن سیاست ایک بڑا مشکل پیشہ کہہ لیں یا جو بھی کہہ لیں، شغل کہہ لیں۔ تو اس میں یہ آزمائشیں آتی ہیں۔ اور آپ کو بھی حق پہنچتا ہے۔ یہ بڑی normal بات ہے کہ اس کو politicize کرنا، اس کو politically leverage کرنا۔

یہ ایک بڑی normal سی بات ہے۔ I do not disagree with them ان کو کرنا بھی چاہیئے۔ یہ ایک مسئلہ ہوتا ہے اس سے political dividends ملتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو بالکل حلفاً کہتا ہوں کہ ان کو صحت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آنکھ کا مسئلہ تھا اللہ کے فضل سے وہ صحت یاب ہو چکے ہوئے ہیں۔ باقاعدہ تین گھنٹے وہ ورزش کرتے ہیں، کھانا بھی ماشاء اللہ میں eye witness ہوں کہ کھانا بھی وہ بڑے ایک صحت مند شخص کی طرح ہمیشہ سے کھاتے ہیں اور آج بھی کھا رہے ہیں۔

تو اس لیے ہاں ان کی قید یا ان کا کوئی اور issue جو political issues ہیں ان کو بے شک آپ focus بنائیں۔ لیکن غیر ضروری طور پہ ان کی صحت کو issue بنانا میں سمجھتا ہوں میں لفظ نہیں استعمال کرنا چاہتا۔ لیکن یہ political dishonesty ہوگی۔ کوئی باقاعدہ دیکھے تو platelets آج بھی مسئلہ چلتا ہے۔ جی میاں صاحب کے platelets جو ہیں ناں۔۔۔۔

(مداخلت)

خواجہ محمد آصف: میاں نواز شریف اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ ان کی ابھی بھی آج سے دو مہینے پہلے بھی دو surgeries Geneva میں ہوئی ہیں۔ Genuinely وہ heart patient ہیں، ان کو diabetes ہیں۔ سارے ان امتحانوں سے گزرے، قید سے بھی گزرے، بیوی کی موت بھی برداشت کی، بیٹی بھی قید ہوئی، بھائی بھی قید ہوا، بھتیجے بھی قید ہوئے، سب آزمائشوں سے گزرے۔

اور یہ زیادہ دیر کی بات نہیں ہے یہ حکمران تھے اس وقت جس وقت یہ سارا کچھ ہو رہا تھا۔ ہمیں اپنے ضمیر کو جگانے کے لیے selectivity سے کام نہیں لینا چاہیے۔ جب ضمیر جاگے تو وہ ہر اصولی بات پہ جاگنا چاہیے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ جو دوست ہمارے اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا اس وقت ضمیر نہیں جاگ رہا تھا۔ اور آج اگر ضمیر جاگ رہا ہے تو وہ بھی selective طریقے سے جاگ رہا ہے۔ بیماری اللہ کے فضل اور مہربانی سے کوئی نہیں ہے۔ لیکن اس کو politically leverage کیا جا رہا ہے۔

یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کے ساتھ بھی زیادتی ہے، عمران خان کے ساتھ کہ کل وہ صحت مند ہو کے جب بھی نکلتے ہیں جیل سے، یہ ساری باتیں سامنے آئیں گی۔ جب ہمارے وہاں پہ یہ platelets کا مسئلہ اس زمانے کے اندر ایک issue بنایا گیا تھا۔ میڈیا کے اوپر مذاق اڑایا جاتا تھا۔ جس طرح کی یہاں پہ آوازیں لگتی تھیں، انہی بیچوں پہ یہ لوگ تشریف رکھتے تھے اس زمانے کے اندر۔ جس طرح کہ یہاں سے آوازیں لگتی تھیں اور ساتھ ایک نئی سینکڑوں videos موجود ہیں تقریروں کی، عمران خان صاحب کی، بیماریوں کا مذاق اڑاتے ہوئے۔

ذرا یاد کریں ابھی بھی بازگشت فضا کے اندر ان کی تقریریں کی موجود ہیں کہ میں جا کے یہ کروں گا وہ کروں گا، میں air condition دوں گا، پنکھا اتار دوں گا یہ کروں گا، وہ کروں گا۔ genuine بیماریوں کا، nationally and internationally verified بیماریوں کا مذاق نواز شریف کا اڑایا گیا۔

ایک عام ممبر نہیں تھا، میرے جیسے ممبروں نے نہیں اڑایا، خود عمران خان صاحب نے مذاق اڑایا۔ ادھر US میں بیٹھ کے، US کے جلسوں میں انہوں نے مذاق اور تمسخر اڑایا۔ اس وقت کوئی کسی کو یاد نہیں تھا کہ یہ بیماریاں genuine ہیں۔ آج ایک ingenuine issue بنا کے، اللہ معاف کرے اور اللہ تعالیٰ ان کو صحت ولی لمبی عمر عطا فرمائے، میں دعا گو ہوں۔

اس لیے یہ اس قسم کی politically leverage کرنے کے لیے اپوزیشن ان کی صحت کا issue نہ بنائے۔ الحمد للہ ان کی صحت کو کوئی issue نہیں ہے۔ آنکھ کا تھا، میں نام بھی لے سکتا ہوں ان کے ذاتی ڈاکٹر نے یہ بات بتائی ہے اور جس کو بتائی ہے میں اس کا بھی نام لینا چاہتا ہوں وہ

یہاں ہاؤس میں ممبر ہیں۔ تو میں یہ کہوں گا کہ ہم نے، جو بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ تھا، اُس کے لیے بھی میرا خیال ہے کہ اُن کا کل جو بھی examination ہوا ہے، اُن کی صحت کے متعلق کیا issues ہیں، اگر ہیں، تو وہ hospital نے دیکھے ہوں گے، وہ بھی public میں آجائے گا، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ لیکن اس چیز کو leverage کر کے ایک پورے ہاؤس کا نظام، پارلیمنٹ کا نظام اور اس ملک کی integrity اور سلامتی کو ہر وقت چیلنج پہ رکھنا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ حب الوطنی نہیں ہے۔

ہماری پوری لیڈر شپ قید تھی، ہم اس ہاؤس میں آتے تھے، آپ اس چیز کے گواہ ہیں۔ جناب سپیکر! ہم آتے تھے، participate کرتے تھے، legislation میں حصہ لیتے تھے، adjournment Motion move کرتے تھے، Point of Order پہ اگر اجازت ملتی تھی تو اُس پہ بھی بولتے تھے، پورا participate کیا۔ کسی stage پر ہم نے نہیں کہا کہ مریم نواز یا میاں نواز شریف یا شہباز شریف قید ہیں تو ہم یہ کر دیں گے۔ No، یہ issues ہیں، ہمارے بھی دل کے قریب تھے، آج بھی قریب ہیں۔ یہ بھی اگر issue بنانا چاہتے ہیں، لیکن اس پر سسٹم کو یا پارلیمنٹ کو یا سیاست کو stake پہ نہ لگائیں۔ اُن کا جذباتی ہونا بھی اپنی جگہ حق بجانب ہے لیکن اس طرح یہ مسائل حل نہیں ہوتے، تھوڑا سا پیچھے مڑ کے بھی دیکھ لینا چاہیے کہ جب وہ اقتدار میں تھے، تو وہ کیا کہتے ہیں؟ what goes around comes around، مجھے یہ کہتے ہوئے بھی دکھ ہوتا ہے، لیکن یہ دنیا کی ریت ہے اور اللہ تعالیٰ انسانوں کو یہ دکھاتا ہے اور وہ یاد دلاتا ہے کہ جب آپ اقتدار میں ہوتے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ یہ دنیا کا نظام ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔

اب اگر آپ اجازت دیں تو میں ساری ویڈیوز یہاں پہ ان screens پر display کر سکتا ہوں جو عمران خان صاحب کہتے رہے، نواز شریف، مریم نواز، کلثوم نواز، شہباز شریف اور حمزہ کے متعلق، سب کے متعلق کہتے رہے۔

میں نے آپ کو اپنا قصہ بتایا کہ وہاں پہ psychiatrist doctor تھا، آپ جناح ہسپتال میں پوچھ سکتے ہیں، آپ کو اس بات کا پتہ ہے۔ Psychiatrist ہے جس نے وہ ویڈیو بنائی۔ just to verify whether I am seriously ill or really ill. تو جب اس قسم کے آپ کے رویے ہوں، تو تھوڑا سا برداشت کر لینا چاہیے، کوئی بات نہیں ہے۔ ہماری سیاست کے standards کبھی بھی اتنے اعلیٰ وارفع نہیں رہے، لیکن آپ نے تو standards of politics گٹر میں ڈال دیئے۔ بڑا ہے؟ Leader of Opposition نے حکم دیا ہے تو بیٹھ جاتا ہوں۔ Thank you۔

جناب سپیکر: شاہد صاحب۔

جناب شاہد احمد: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! جس ملک میں سپریم کورٹ آف پاکستان اور عدالتوں کے فیصلے نہ مانیں جائیں تو پھر اس کے بعد اس ملک میں کیا بچتا ہے؟ اس کے بعد تو یہ banana republic بن جائے گا بلکہ بن چکا ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے Supreme Court of Pakistan کے ان ججز سے اپیل بھی کرتا ہوں کہ آپ نے ایک فیصلہ کیا اور عمران خان صاحب کو ان کا جائز حق

دلایا لیکن رات کی تاریکی میں جو ہوا اس پر اُن کو فی الفور suo moto action لینا چاہیے، اس حکومت کو بلانا چاہیے کہ آپ ہوتے کون ہیں جو سپریم کورٹ کے فیصلے نہیں مان رہے۔ یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا، ہمیں آپ کے وطیرے اور عادتوں کا پتہ ہے۔ 90 دن میں انتخابات کرانے تھے جو سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا تھا لیکن آپ نے نہیں مانا۔ اس وقت یہ فیصلہ چیف جسٹس منصور علی شاہ نے کیا۔ مخصوص نشستوں کا جو فیصلہ تھا اس کو بھی نہیں مانا گیا لیکن آج Supreme Court of Pakistan stand نہیں لیتی تو اس کے بعد تو یہ ملک عملاً banana republic بن جائے گا۔

سپیکر صاحب! مانگا کیا تھا؟ عمران خان صاحب کا جائز حق کہ عمران خان صاحب کا علاج کرایا جائے۔ عمران خان نے کوئی deal کر کے لندن نہیں جانا تھا۔ انہوں نے اپنے کوئی جعلی platelets نہیں کرانے تھے، میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا، ورنہ ہمیں پتہ ہے، خواجہ آصف صاحب فرما رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے اس وقت کچھ نہیں کیا۔ بھئی ہماری حکومت تھی تو جب نواز شریف کی بیماری کی بات آئی تو ان کو لندن علاج کیلئے بھیجا گیا اور آج یہ جو ہمیں طعنے دے رہے ہیں کہ پرائیویٹ ہسپتال میں ان کا علاج ہو رہا ہے حالانکہ اس ملک میں جاتی عمرہ میں 47 دن تک special ICU بنا۔ نواز شریف کو چھ سات دفعہ ہسپتال علاج کیلئے لے کر گئے۔ اسی طرح مریم نواز شریف کو علاج کیلئے لے کر گئے۔ ہمارا جو مطالبہ تھا کہ عمران خان صاحب کا علاج اُن کی فیملی کی موجودگی میں ہو کیونکہ شفاء انٹرنیشنل ہسپتال میں eye کے specialist doctors ہیں، وہاں پر ان کی تشخیص ہونے کے بعد proper treatment ہو گا اور اس کے بعد عمران خان صاحب نے کون سا ڈیالہ جیل سے نکل کر آنا تھا یا کوئی deal کرنی تھی۔ وہ واپس اڈیالہ جیل چلے جاتے لیکن آپ لوگوں نے ظلم کیا۔ آپ کیوں یہ زیادتی کر رہے ہیں۔ یہ چیزیں گلے پڑتی ہیں۔ یہ تقریر جو خواجہ آصف کی ہے یہ on-record ہے، یہی تقریریں پھر ہم ادھر چلائیں گے اسی screen پر اور آپ کو یاد دلانیں گے کہ جو ہم چن رہے تھے کہ عمران خان صاحب کو ان کا جائز حق دیں لیکن جو جائز حق بنتا تھا، آپ نے اُن سے وہ حق لے لیا۔

میں چیز مین بیرسٹر گوہر صاحب کی بات کو second کرتا ہوں کہ اب تک تو ہم نے بڑا برداشت کیا، ہم نے بڑی کوشش کی کہ اس ملک کے اندر ایسی چیزیں نہ ہوں جس سے ریاست پاکستان کو نقصان ہو لیکن جو اس وقت پاکستانی قوم میں غصہ ہے، آپ نے پاکستانی قوم کو اس وقت جس اذیت میں مبتلا کر دیا ہے، اس کے بعد جو بھی reaction آئے گا حکومت اس چیز کی ذمہ دار ہوگی کیونکہ عمران خان ایک نظریے کا نام ہے، عمران خان صاحب 25 کروڑ عوام کا محبوب لیڈر ہے۔ پاکستانی قوم نے 8 فروری کو یہ ثابت کیا کہ عمران خان صاحب پاکستانیوں کے دل میں بستے ہیں۔ عمران خان صاحب ہی اس ملک کو چلانے کیلئے حقیقی وزیر اعظم ہیں لیکن آپ نے مینڈیٹ کے اوپر ڈاکہ ڈالا۔

ٹی وی پر بیٹھ کر یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ عمران خان صاحب کوئی deal کر کے یا کوئی NRO لے کر ملک سے باہر چلا جائے گا، عمران خان صاحب نے اگر باہر جانا ہوتا تو 3 سال جو سخت ترین جیل، جو پاکستان کی تاریخ میں کسی نے نہیں گزاری وہ نہ گزارتا۔ لیکن الحمد للہ عمران خان صاحب ثابت قدمی کے ساتھ کھڑے ہیں اور جو اس وقت آپ اُن کو ان کا جائز حق نہیں دے رہے تو آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ عمران خان صاحب کی زندگی کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں؟ سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا ہم پوری جماعت نے پورے پاکستانیوں کو appeal کی، اپنے کارکنوں کو appeal کی کہ آپ

نے شفاء انٹرنیشنل ہسپتال کے premises کے قریب بھی نہیں جانتا کہ عمران خان صاحب کا علاج ہو سکے، ہم نے کوئی تقریر نہیں کی، کل بھی ہم کر سکتے تھے لیکن صرف اس لئے کہ اس معاملے کو ہم politicize نہ کریں، جو سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے تاکہ ہم سپریم کورٹ کے احکامات کو مانیں۔ ہمارے ممبران نے ٹی وی shows پر بڑے طریقے سے بات کی تاکہ ماحول نہ خراب ہو کیونکہ اگر یہ سیاست کا معاملہ ہوتا اور ہم آپ کے ساتھ سیاست کرتے تو ہم آپ کو کچا چبا دیتے کیونکہ قوم ہمارے ساتھ کھڑی ہے، آپ کے ساتھ کوئی نہیں ہے، آپ rejected لوگ ہیں۔ پاکستانی قوم آپ سے اور آپ کے leader سے نفرت کرتی ہے، قوم ہمارے ساتھ کھڑی ہے۔ لیکن چونکہ یہ معاملہ صحت کا تھا اور جب نواز شریف کے platelets اور بیماری کا معاملہ آیا تو اس وقت ہماری پارٹی میں اختلاف تھا۔ بہت سے لوگ کہہ رہے تھے کہ شاید یہ جھوٹ بول رہا ہوگا، یہ فراڈ کر رہا ہوگا، یہ deal کر رہا ہوگا، یہ NRO لے رہا ہوگا، باہر جائے گا اور واپس نہیں آئے گا، ان کے خدشات درست ثابت ہوئے۔ لیکن اُس وقت ہماری پارٹی کے اندر بہت سے لیڈران نے کہا کہ نہیں، چونکہ یہ political نہیں زندگی اور بیماری کا معاملہ ہے اس لئے ہماری ہی گورنمنٹ کی کابینہ نے approval دی کہ اگر علاج مقصد ہے تو ان کو لندن جانے دیا جائے اور ہم نے ان کو لندن جانے دیا۔

اسی طرح آپ کے جتنے لیڈر تھے ان سب کا علاج کرایا گیا۔ فہرست موجود ہے، نواز شریف، شہباز شریف اور آصف علی زرداری کی فہرست موجود ہے اور جو بار بار کہہ رہا ہے کہ پرائیویٹ ہسپتال، شفاء انٹرنیشنل ہسپتال اس premises میں پمز سے قریب پڑتا ہے، وہ لندن تو نہیں تھا یا کوئی امریکا تو نہیں تھا، اسلام آباد کے اندر ہی وہ ہسپتال تھا اور Supreme Court of Pakistan میں ہم نے اور ہمارے وکلاء نے commit کیا کہ پارٹی یا فیملی سارے expenses اپنی جیب سے دے گی لیکن ایسا کیا ہو گیا کہ آپ کورٹ کی تاریکی میں فراڈ کرنا پڑا، سپریم کورٹ کے احکامات یہ تھے کہ ان کو شفاء انٹرنیشنل ہسپتال منتقل کیا جائے لیکن آپ ان کو پمز ایک گھنٹہ کیلئے گئے اور اس کے بعد دوبارہ دوڑتے دوڑتے آپ ان کو اڈیالہ جیل لے گئے، آپ عمران خان صاحب سے اتنا کیوں ڈرتے ہیں؟ اگر آپ لوگ political ہیں آپ کو political میدانوں میں مقابلہ کرنا آتا ہے۔ تو کیوں ڈرتے ہیں عمران خان صاحب کے نام سے۔ ہم نے یہاں تک بھی کہا تھا اپنی پارٹی کے اندر سب لوگوں کو کہ عمران خان صاحب کی تصویر بھی ہسپتال سے نہ leak ہو۔ اس لیے تاکہ آپ لوگوں کا جو خوف ہے۔ وہ ہمیں پتہ ہے کہ آپ لوگ ڈرتے ہیں اس معاملے میں۔ لیکن سپیکر صاحب! ہم سپریم کورٹ آف پاکستان سے، میں بحیثیت تحریک انصاف پارلیمانی لیڈر اپیل کرتا ہوں کہ یہ اب آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔ کہ آپ اپنے فیصلے کیسے implement کرواتے ہیں۔ ہم نے رات 12 بجے اس ملک میں عدالتیں کھلتے ہوئے دیکھی ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ آج سپریم کورٹ اپنی ان روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دروازہ کھولے گی اور عمران خان صاحب کو انصاف دے کر اپنے فیصلے کو implement کروائے گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ جو آپ نے بات کی کچا کھانے کی، یہ اب پتہ نہیں سمجھ نہیں آرہی کہ اس کو حذف کروں یا نہ کروں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اچھی، مثال کے طور پر کہا۔ میں نے کہا، شاید کچا تھا، کچا حرام بھی ہوتا ہے ناں کھانا؟ جی، شیر افضل مروت صاحب۔

جناب شیر افضل خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، (عربی)۔ قرآن کریم میں آیت ہے کہ جب لوگوں سے بات کریں تو صلح جوئی سے کریں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ، آپ نے مجھے وقت دیا۔ محترم وزیر دفاع کو میں سن رہا تھا۔ جناب عالی! یہ مسئلہ Supreme Court of Pakistan کی حکم عدولی کا نہیں ہے، بلکہ اس پارلیمنٹ نے یہ سوچنا ہے کہ ہم بحیثیت ایک سپریم ادارے کے عدالتی یا دیگر اداروں کے احکامات پر عمل درآمد کے حوالے سے کیا رویہ اپناتے ہیں۔ اگر آج اس پارلیمنٹ سے یہ پیغام جاتا ہے کہ پارلیمنٹ نے سپریم کورٹ کے اس حکم کے ساتھ جو عمل ہوا، اس کو endorsement دی ہے، تو کیا پاکستان کی کسی بھی عدالت سے اگر کوئی حکم جاری ہوتا ہے تو ہر ادارے کے لیے یہ ایک نظیر بن جائے گی۔

جناب عالی! کل ہی وزیراعظم پاکستان نے بیان دیا کہ ہم PTI کو مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں، اور محترم Barrister Gohar صاحب نے اس کو reciprocate کرتے ہوئے welcome کہا، اور اسی دن رات کو یہ واقعہ ہوا۔ میں خود قانون کا طالب علم ہوں اور یہ حکم نامہ Supreme Court کا میں نے پڑھا ہے، اور اس میں ایک شخص آٹھ ماہ سے اپنے اہل خانہ سے، اپنی پارٹی کے اکابرین سے نہیں ملا ہے، تو اس میں کسی کا کیا جاتا ہے؟ کسی کا کیا کچھ بگڑتا ہے کہ اگر کوئی اس سے مل لے اور شکایت ہے کہ اس کی بصارت متاثر ہوئی ہے اور اس کو blood pressure ہے، تو کیا پاکستان میں کسی بھی قیدی کو اپنی مرضی کے ہسپتال سے علاج کرانا اپنے خرچے پر، اس کی نظیریں بھی ملتی ہیں، عدالتی نظیریں ملتی ہیں، ماضی میں اس طرح ہوا ہے۔ میری استدعا یہ ہے کہ کیا ابھی تک ہم تھک نہیں گئے ہیں، لڑتے لڑتے؟ کیا اس ملک کے عوام، یہ جو بیانات آج جائیں گے، media کی زینت بنیں گے اور پاکستانیوں کو پہنچیں گے، یہ ریاست، یہ ملک تین سالوں سے لوگ تناؤ کا شکار ہیں اور وہ اس ایوان میں اور باہر مزید تناؤ، مزید جھڑپیں، مزید ایک دوسرے کو طعنہ دینا پسند نہیں کرتے ہیں۔ اگر کسی کو احساس ہے تو میری استدعا یہ ہے، محترم خواجہ آصف صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ جب بھی میں نے آپ کو ایوان میں سنا ہے، آپ کی زبان ہمیشہ آگ اُگلتی ہے۔ بے شک آپ کے ساتھ اپنے دور میں براہوا ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں 12 جگہ سے زیادہ یہ حکم دیا ہے کہ مسلمان جو ہیں، وہ اپنے مسلمان کے لیے بغض نہیں رکھتے، وہ صلح کرتے ہیں، وہ معاف کرتے ہیں، وہ درگزر کرتے ہیں۔ آپ کی تکلیفیں چھ ماہ کی تھیں، عمران خان کی تکلیفیں تو تین سالوں سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ اب بس بھی کر دیں ناں اگر آپ آج یہ بتاؤں دکھا دیتے ہیں کہ ہم اتنا ظرف رکھتے ہیں کہ اپنے بدترین دشمن کو بھی جب ہمارے پاس ہو۔

(اذان جمعہ)

جناب سپیکر: شیر افضل خان صاحب۔

جناب شیر افضل خان: سورہ آل عمران کی آیت ہے۔ (عربی) جو غصہ ضبط کرتے ہیں اور درگزر کرتے ہیں اللہ کو وہ لوگ محبوب ہوتے ہیں ہم اپنی حیات اپنی زندگی اپنے عمل میں ان اعمال کو کیوں نہیں دکھا سکتے ہیں جو قرآن کریم کی ہدایات ہیں جو حضور کریم کی سنت ہے۔ ہم ہر وقت لڑیں ہر وقت طعنہ دیں کہ آپ نے یہ کیا، آپ نے وہ کیا، آپ نے ماضی میں بھی ایک بڑا شاندار کردار ادا کیا اس ایوان کا ماحول درست رکھنے میں کل ہی وزیراعظم

صاحب نے بھی ایک بڑا نیک کام کیا کہ انہوں نے ان حالات میں بھی PTI کو مذاکرات کی دعوت دی اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ گوہر صاحب نے PTI کی trolling برداشت کی لیکن انہوں نے فوراً اس کو reciprocate کیا خدا را اس ملک پہ آپ لوگ رحم و کرم کیوں نہیں کرتے ہیں۔ میں آپ سے دست بستہ عرض کرتا ہوں آپ اپنی ہی بتاتے ہیں۔ ایک دفعہ پہلے بھی آپ نے کوشش کی، ایک دفعہ پھر کیوں نہیں کرتے۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ نیکی آپ کے ہاتھ میں رکھی ہو۔ کہ آپ کے ہی طفیل یہ دونوں بڑی پارٹیاں یا حکومت اور اپوزیشن ان issues پر اور یہ پوری قوم جو ہے یقین کریں ایک تناؤ کی کیفیت سے دوچار ہے۔ کل جب یہ آرڈر ہوا تھا تو شادیانے بج رہے تھے لوگ خوش ہو رہے تھے۔ اب کتنی مایوسی ہوئی ہوگی پاکستانیوں کو، اور کسی کا کچھ بھی بھلا نہیں ہوا ہے۔ کسی کو کوئی فائدہ ہوا ہی نہیں ہے۔ اگر وہ علاج کر دیتے، بے شک ایک دن admit رہتے اور چلے جاتے۔ اس میں کون سی ایسی بات ہے کہ ہم اس کو بھی انا کا مسئلہ بنالیں۔

میں آپ سے ایک گزارش کروں گا، محترم سپیکر صاحب! کہ اگر آپ دونوں طرفین کو بلا لیں، اپنے Chamber میں وزیراعظم صاحب سے بھی رابطہ کر لیں اور وہ سنجیدگی سے اس تجویز پہ، یا جو انہوں نے پیشکش کی ہے، اس پہ عمل کرنا چاہتے ہیں، تو اگر آپ اس دور میں، اس وقت، اس کڑے وقت میں قوم کے کام آسکیں، تو تارخ آپ کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی۔ غفور حیدری صاحب، بس اب نماز کی تیاری کرنی ہے، تین لوگوں کو موقع دے دیا ہے یہاں پر، ابھی ادھر سے بھی مانگ رہے ہیں۔ میں نے کہا، نہیں، اب نماز کی تیاری کرنی ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! جو بات میں کہنے جا رہا ہوں، اگر آپ محسوس نہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات میں نے کبھی محسوس نہیں کی۔

مولانا عبدالغفور حیدری: آپ نے مجھے بھائی بھی کہا ہے، مگر میں اپنے بھائی کو اتنا مظلوم دیکھ کے برداشت نہیں کر پارہا۔

جناب سپیکر: الحمد للہ، اتنا مظلوم نہیں ہوں۔

مولانا عبدالغفور حیدری: اس ہاؤس میں جتنے آپ مظلوم ہیں، جتنی آپ سے زیادتی ہو رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کسی دشمن سے بھی نہیں ہو

رہی۔

جناب سپیکر: یہ بتا دیجئے کس کی طرف سے ہو رہی ہے، دونوں طرف سے یا Opposition کی طرف سے۔

مولانا عبدالغفور حیدری: چلو جس کی طرف سے بھی سمجھ لیں۔ یہ کل کا بل ہے۔ ہم چیتے چلاتے رہے۔ ہو سکتا ہے common چیزیں

ہوں اور Opposition بھی ساتھ دیتی، مگر ہمیں بل نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آپ اپنا Tab نہیں لا رہے آج کل۔ کاغذ تو بند کر دیے ہیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری: آج تھوڑا سا مجھے بے ادبی کرنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، آپ ضرور کیجیے، مگر وہ tablets تو لایا کریں۔

مولانا عبدالغفور حیدری: صرف آپ خواجہ آصف صاحب کی باتیں سنتے ہیں اور بہت بڑی، ماشاء اللہ، بڑھکیں بھی مارتے ہیں، بہت بڑی باتیں بھی کرتے ہیں، اور زمین و آسمان کے قلابے ملا کے اپنی بات کرتے ہیں۔ ہم تو نااہل زبان ہیں، نہ ہمیں اردو آتی ہے۔ جب اردو بولنے لگتے ہیں تو سوچنے لگتے ہیں کہ کون سا جملہ بولیں اور کس طرح بولیں۔ لیکن ماشاء اللہ، فصیح و بلیغ بھی ہیں، وہ جس طرح بولیں۔

گزارش یہ ہے کہ یہ بل جیسے بھی تھا، وہ چلا گیا۔ بات یہ ہے کہ عمران خان کی رہائی اور عمران خان کے علاج کی بات بھی ہو رہی ہے۔ اب ایک مریض ہے، اگر اس کے علاج کی بات اور پوری پارٹی مل کے کہہ رہی ہے، Opposition سمیت، تو اس میں کیا حرج ہے؟ سپیکر صاحب! ساری چیزیں آپ کے دائرہ اختیار میں ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا، عمران خان کی حکومت میں نواز شریف صاحب، پیپلز پارٹی، سب زیرِ عتاب تھے اور ہماری تحریک چل رہی تھی۔ اور اس لیے کہ ہم سمجھ رہے تھے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ زرداری صاحب کے لیے ہم سمجھ رہے تھے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ تو آج اس مشکل سے اگر وہ نکلے، آپ نہ مانیں بالکل۔ مسلم لیگی نہ مانیں بالکل، آصف صاحب نہ مانیں لیکن آپ یقین جانیں کہ جو کچھ اس وقت relief ان کو، وہ ہماری تحریک کے نتیجے میں ملا۔

مریم صاحبہ کی پیشی تھی نیب میں۔ مولانا فضل الرحمان صاحب نے مجھے حکم دیا کہ آپ لاہور چلے جائیں اور تمام کارکنوں کو اپیل کریں کہ وہ نیب کے دفتر پہنچ جائیں۔ اور میں ایک دن پہلے چلا گیا، پریس کانفرنس کی اور تمام کارکنوں کو گوجرانوالہ، لاہور، قصور تک سب کو کہا کہ نیب کے دفتر میں حاضر ہو جائیں۔ آپ یقین جانے، رانا ثناء اللہ صاحب ابھی زندہ ہیں۔ رات کو مجھے ان کا فون آیا۔ اس نے کہا کہ جی، وہ پیشی ملتوی ہو گئی ہے۔ تو میں نے کہا، خیر ہے۔ کہتا ہے، وہ آپ کے داڑھیوں سے ڈر گئے ہیں۔ میں نے کہا، نہیں، وہ آپ کی مونچھوں سے ڈر گئے ہیں۔

تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اس میں آدمی اس حد تک بھی نہ جائے کہ کل کلاں اگر کسی کی فونگئی ہو جائے تو اس کی چٹائی پر بیٹھنے والے لوگوں میں تو کم از کم ہو۔ تو عمران خان کی بات یہاں ہو رہی ہے، ان کی بڑی پارٹی کے لوگ یہاں موجود ہیں۔ ریاستیں اس طرح نہیں چلتی۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ ریاست ماں باپ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کوئی بھی لب کشائی کرے، معمولی سی، اب آپ بتائیں مجھے، سپیکر صاحب، آپ کے ہوتے ہوئے، آپ اس House کے ذمہ دار ہیں۔ آپ بڑے ہیں، آپ ہمارے سامنے خیر جوابدہ تو نہیں ہیں، لیکن ہمارے حقوق کے ذمہ دار ہیں۔ تو کم از کم آپ کی طرف سے جو بھی چیز آتی ہے، اس پر Ruling بھی دے دیں۔ آپ کسی نہ کسی درجے میں کوئی relief دے دیں، تو اس طرح بھی ساری چیزیں چل رہی ہوتی ہیں۔ تو یہ کیسے ہوگا؟ بلوچستان کی صورت حال، یقین جانیں، آپ لوگوں کے پاس میرے خیال میں سوشل میڈیا کی خبریں بھی نہیں آتیں۔ باقی خبروں پر تو ویسے بھی بلوچستان اور خیبر پختونخوا پر پابندی ہے۔ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کوئی امن نہیں ہے۔ کل بھی آپ تشریف فرما نہیں تھے۔ پرسوں میں نے کہا، ہمیں نہیں چاہیے کچھ بھی، بلوچستان میں ہمیں امن چاہیے۔ ہمیں بتاؤ کہ ہمیں امن کب دو گے؟

تو بہر کیف، میری درخواست ہوگی آپ سے، پارلیمنٹ کو اور حکومت کو بھی چلانا ہے۔ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ Opposition کو ساتھ لے کر چلے۔ Opposition کا کام یہ ہوتا ہے کہ ہر قدم پہ حکومت کے لیے روڑے اٹکائیں، مشکلات پیدا کریں، لیکن حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ Opposition کو بھی ساتھ لے کر چلے۔ اور جس کی بھی حکومت ہے، وہ کم از کم رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں۔ اس طرح کی زیادتیوں سے تاریخ بنتی ہے۔ کسی کی نیک نامی ہو یا نہ ہو، بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: حیدری صاحب، آپ سخت بات بھی اتنے نرم لہجے میں کرتے ہیں کہ سمجھ نہیں آتا کہ سخت بات کر رہے ہیں یا نرم کر رہے ہیں۔ بس، وقت ہو گیا نماز کا۔ میں نے آپ کے تین ممبران کو بولنے کا موقع دے دیا ہے، تشریف رکھیں۔ آپ یہ جانتے ہیں اچھی طرح کہ جو میرے اختیار میں ہوتا ہے، میں اس سے زیادہ تجاوز کر کے کئی چیزیں زیادہ کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ایک ہی بات کی ہے کہ مسئلے حل ہوں گے تو بیٹھ کے ہوں گے، یہ مسئلے لڑائی جھگڑے سے نہیں ہوں گے۔

Prime Minister صاحب نے repeatedly یہاں بیان دیے۔ اسی طرح گوہر صاحب کی طرف سے اور Leader of the Opposition کی طرف سے بھی یہ بات بار بار آئی ہے کہ ٹھیک ہے، بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔ یہی Law Minister، Parliamentary Affairs Minister سب کی طرف سے آئی ہے۔ میرا خیال ہے، اب وقت آگیا ہے کہ جو Leader of the Opposition کو، ان شاء اللہ، invitation آئے گی Election Commissioner کی appointment کے حوالے سے، تو یہیں سے ایک راستہ، ان شاء اللہ، نکلے گا۔

اور ہم تو چاہتے ہیں کہ ہر ایک کی بہتری ہو، آج ادھر ہیں، کل ادھر ہوں گے، تو یہ وقت آتے رہتے ہیں۔ مگر مجھ سے نہ پوچھیں، آپ یہ جو دوست Opposition میں بیٹھے ہیں، ان سے پوچھیں کہ جہاں موقع ملتا ہے، جہاں میرے بس میں ہوتا ہے، تو میں relief دیتا ہوں یا نہیں دیتا؟ ہو سکتا ہے کہ کئی لوگوں کو اچھا بھی نہ لگے کہ میں کیوں ایسے ریلیف دیتا ہوں۔ بہر حال میں کوشش کرتا ہوں۔

ANNOUNCEMENT REG: PRESENCE OF FACULTY MEMBERS AND STUDENTS OF HAZARA UNIVERSITY IN THE VISITORS GALLERY

جناب سپیکر: آج ہمارے پاس ہزارہ یونیورسٹی کے faculty Members and students visitors gallery میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

DETAILS OF THE FUNDS ALLOCATED AND UTILIZED IN NA-33 (NOWSHERA)

1@39. * Syed Shah Ahad Ali Shah:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- the total amount of Federal development funds allocated and the total amount utilized in NA-33 (Nowshera) during the last four years; and**

¹(Question Hour being over, the remaining Starred Questions were treated as Unstarred and placed on the Table of the House.)

- b) the project-wise and department-wise details of the said funds allocated and utilized, particularly in respect of the Peshawar Electric Supply Company (PESCO) and the Sui Northern Gas Pipelines Limited (SNGPL)?

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) No Federal Government funds were allocated to, and utilized in, NA-33 (Nowshera) during the last four years.

(b) Nil.

DETAILS OF THE BIDDING OF OGDCL WORKS

@84. * Mr. Sher Afzal Khan:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state, with reference to un-starred Question No 1 replied on 11/5/26:

- a) the details of the bidding of Oil & Gas Development Company Limited (OGDCL) works/ contracts awarded, the names and rates quoted by the firms participated in the bids; and
- b) the rates of the contract awarded for firms of serial numbers 1-5, 9, 18-21, 56, 64-65, 68, 70, 72, 77, 84, 87 and 95?

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): (a) & (b) The details of the bidding of Oil & Gas Development Company Limited (OGDCL) works/contracts awarded, the names and rates quoted by the firms participated in the bids and rates of the contract awarded for firms of desired serial numbers is attached at **Annex-A**.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

@Transferred from Planning & Development Special Initiative

@@Transferred from Power Division

UNANNOUNCED LOADSHEDDING IN D.I. KHAN

86. * Mr. Fateh Ullah Khan:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether there is any plan to reduce unannounced load shedding in Dera Ismail Khan, particularly during the summer season when electricity demand increases significantly?

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

It is submitted that there is no unannounced load management in the area of Dera Ismail Khan and only scheduled load management is being carried out by PESCO throughout the Province (PESCO Jurisdiction), including D.I. Khan District according to the Aggregate Technical and Commercial (AT&C) loss of the as per the policy in vogue.

Furthermore, PESCO is continuously strengthening its distribution network through investment allowed by NEPRA in order to reduce the unannounced load shedding due to fault situation. However, in case of any fault or system constraints on the 11-kV Feeder(s), relief is being granted through scheduled load management as per the SoP of PESCO.

PROPOSAL REGARDING LNG SUPPLY OR NEW GAS SCHEMES CONNECTIONS TO INDUSTRIAL CITIES

87. * Mr. Muhammad Saad Ullah:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state whether the Government is working on LNG supply or new Gas Schemes connections and to reduce gas load-shedding in the industrial cities, including the Faisalabad?

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): Government is taking following measures in respect of new gas connections and load-shedding through public sector gas utility companies i.e., SNGPL and SSGCL: -

- Incumbent Government in September 2025 approved relaxation of moratorium for provision of new domestic connections on RLNG.

Accordingly, the new domestic connection applications are being processed. However, due to recent non-supply of RLNG due to force majeure declared by supplier, the processing of new RLNG domestic connections has been put on-hold temporarily. The process will be resumed upon normalization of RLNG supplies.

- The existing ban on the expansion of the network shall continue to remain in force until further orders.
- Gas supply to various sectors is being made from available local indigenous sources whereas procurement of LNG cargoes is ensured based on demand of power sector.
- Daily meetings to review demand-supply position are held by NCMC with participation of the relevant stakeholders.
- SNGPL is not carrying out load shedding in industrial sector including Faisalabad. Ample gas supply is available 24/7 for industrial sector.

ISSUANCE OF POSSESSION LETTERS TO THE ALLOTTEES OF SECTOR I-12, ISLAMABAD

88. * Ms. Natasha Daultana:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

- a) Whether it is a fact that possession letters have been issued to allottees of Sector I-12, Islamabad, whereas no natural Gas distribution infrastructure has yet been developed in the aforesaid sector; if so, the reasons thereof;**
- b) whether there is any approved plan for provision of a natural gas supply network in Sector I-12; if so, the details thereof;**
- c) the present status of gas infrastructure development in the sector, including funds allocated, executing agency and physical progress achieved so far; and**
- d) the expected timeframe for completion of the gas distribution network and provision of gas connections to residents of Sector I-12, Islamabad?**

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): (a) The matter of possession letters pertains to CDA / Ministry of Interior. It is a fact that gas network does not exist in Sector I-12, Islamabad.

(b) Capital Development Authority (CDA) in 2023 had requested to gasify Sector I-12, Islamabad. SNGPL designed RLNG external and internal network to be laid in Sector I-12 against 100% cost recovery. The cost offer letter was issued to CDA for deposit of 454.99 million in 2024, based on unit construction cost for fiscal year 2024-25, which has not been deposited by CDA till date.

(c) As per para. (b) above.

(d) SNGPL will arrange procurement of material and lay the gas network after receipt of 100% cost of network from CDA, based on applicable unit construction cost for the fiscal year. Upon receipt of request from CDA to revalidate the offer letter, revised cost of network based on current applicable unit cost, shall be provided. Thereafter, gas network and connections will be provided as per prevailing policy.

NUMBER OF PAKISTAN STANDARDS NOTIFIED BY PSQCA

89. * Mr. Ali Muhammad:

Will the Minister for Science and Technology be please to state:

- a) the number of Pakistani standards currently notified by the Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA), indicating how many are harmonized with international standards issued by International Organization for Standardization (ISO), International Electrotechnical Commission (IEC), Codex Alimentarius and other recognized bodies;**
- b) whether the Government has assessed the impact of non-harmonized standards, inadequate testing facilities and weak conformity assessment systems on Pakistan's exports, industrial competitiveness and consumer protection;**

- c) year-wise details the number of inspections conducted, factories penalized, products recalled and enforcement actions taken by PSQCA during the last five years;
- d) whether the products tested domestically often require re-testing at overseas level and that regulatory enforcement remains weak; and
- e) what reforms are being implemented to strengthen Pakistan's national quality infrastructure to achieve the international recognition of testing and certification services and reduce the need for re-testing of Pakistani products abroad?

Minister for Science and Technology (Mr. Khalid Hussain Magsi): (a) Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA) has established 6,094 Pakistan Standards alongwith adopted/harmonized international standards comprising below;

The total adopted standards from these listed international categories are 16,059. PSQCA undertakes standards development and adoption through 11 technical divisions and 177 Technical Committees, using consultation and consensus with stakeholders including consumers, manufacturers, government / regulatory bodies, technologists, scientists, testing laboratories and academia. For Food and Agriculture. **(Annexure-A)**

(b) The Government is cognizant that non-harmonized standards, inadequate testing capacity and weak conformity assessment systems can adversely affect exports, industrial competitiveness and consumer protection. Such gaps may lead to technical barriers to trade, re-testing abroad, delays in consignment clearance, additional compliance cost, reduced buyer confidence and increased risk of substandard / non-conforming products in the domestic market. PSQCA addresses these risks through development / adoption of standards, compulsory certification of notified products, conformity assessment schemes, QCC testing services, import/export inspections and participation in WTO-TBT related standardization matters.

(c) PSQCA regularly conducts market surveillance, factory inspections and enforcement activities under the PSQCA Act, 1996 and relevant Rules. Enforcement actions include inspections, seizure of nonconforming products, and suspension / cancellation of licences and initiation of legal proceedings where violations are established. Year-wise details of inspections, penalties, recalls and enforcement actions for the last five years are attached as **Annexure – B**.

- (d) i. As a general principle, products tested by laboratories accredited to ISO/IEC 17025 are generally accepted worldwide, subject to the regulatory enforcement and applicable regulatory and conformity assessment requirements of the importing country.
 - ii. Every country has its own regulatory requirements and conformity assessment procedures governing the acceptance of imported products, and compliance with these requirements is mandatory for market access.
 - iii. With regard to regulatory enforcement, it is submitted that the regulations framed under Section 14 of the PSQCA Act, 1996 are equally applicable to both locally manufactured and imported products, and compliance with these regulations is strictly enforced through the PSQCA Conformity Assessment (CA) Rules.
- (e) i. Pakistan's National Quality Infrastructure (NQI) operates under the Ministry of Science and Technology (MoST) and comprises the following four organizations:
 - **Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA)** - Responsible for standardization and conformity assessment of locally manufactured and imported products.
 - **Pakistan National Accreditation Council (PNAC)** - Responsible for the accreditation of testing and calibration laboratories in accordance with ISO/IEC 17025.

- **Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR)** - Responsible for research, development, testing, and analytical services for products and materials.
 - **National Metrology Institute of Pakistan (NMIP)** - Responsible for calibration services and serving as the national Custodian of national measurement standards and metrology in Pakistan.
- ii. To enhance international recognition of Pakistan's quality infrastructure, strengthen testing and certification services, and minimize the need for re-testing, MoST has strengthened these organizations. In this regard, Pakistan National Accreditation Council (PNAC) has accredited both public and private testing laboratories, including the Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR), against ISO/IEC 17025, thereby facilitating international recognition and wider acceptance of their test reports.
 - iii. PSQCA is continuously developing and harmonizing Pakistan Standards with internationally recognized standards issued by organizations such as ISO, IEC, and OIMN, with the objective of promoting international acceptance and facilitating trade.

(Annexures have been placed in the National Assembly Library.)

TOTAL CIRCULAR DEBT AGAINST EACH DISCO

90. * Dr. Shazia Sobia Aslam Soomro:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) **whether the Government maintains data regarding the total circular debt outstanding against each Distribution Company (DISCO) as on the latest available date;**
- b) **the DISCO-wise position of circular debt along with a comparison with the corresponding figures of the previous Financial Year; and**
- c) **the measures already adopted or proposed to reduce circular debt in the Distribution Companies?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) As Circular Debt Stock is a consolidated sector-level liability, the amount of circular debt as of June, 2026 is Rs. 1,675 billion.

(b) As explained above, circular debt is a consolidated sector level liability.

(c) In order to reduce accumulation of circular debt, following specific measures have been adopted:

- Implementation of the Circular Debt Management Plan (CDMP) to contain the accumulation of such receivables.
- Refinancing of high-cost debt with lower-cost financing under the Circular Debt Settlement Plan through a six-year financing arrangement to reduce financing costs and the stock of receivables from DISCOs.
- Strengthened monitoring of DISCO performance through strict loss, recovery, and efficiency targets with enhanced accountability.
- Timely release of Government subsidies to DISCOs.

YEAR-WISE ACCIDENTS AND DEATHS IN COAL AND OTHER PRECIOUS STONE MINES

91. * Ms. Samina Khalid Ghurki:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

- a) how many Labors are expired and injured due to land sliding and other mishaps during the mining of exploring of different Oil, Gases, Coals and other precious stones during last three (03) years in all over the country;**
- b) the Province-wise details of above alongwith with the name of each company in which they were working for said period; and**
- c) details of financial package/help being granted to the said labours by the Government or the companies?**

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): **(a)** The year-wise accidents and deaths in coal and other precious stone mines during the last three years as reported by the Provincial Mines and Mineral Departments is as under:

i. Punjab

Year	Total No. of Fatal Accidents	Total No. of Serious Accidents	Total No. of Fatalities	Total No. of Injuries
2023	21	6	22	7
2024	20	3	26	6
2025	14	5	15	7

ii. Khyber Pakhtunkhwa (KP):

Year	Total No. of Injuries	Total No. of Fatalities
2023-26	65	160

iii. Khyber Pakhtunkhwa (KP):

Year	Total No. of Injuries	Total No. of Fatalities
2023	1	73
2024	0	64
2025	0	77

iv. No accident reported in Gilgit Baltistan.

The response from Government of Sindh and AJK is not received.

(b) The details regarding the companies provided by the provinces are at **Annex-A** (Punjab), **Annex-B** (Khyber Pakhtunkhwa) and **Annex-C** (Balochistan).

(c) The financial package being provided to each affectee by the Inspectorate of Mines, Government of Punjab, or the concerned company is as follows:

- Death Compensation @Rs.500,000/-is paid by the employer.
- Deaths grant @ Rs. 800,000/- is paid by the Punjab Workers Welfare Fund/ Government.
- Funeral & Transportation charges of dead body @ Rs. 100,000/- is paid by the Government.

The Department of Mines Labour and Welfare, Government of Khyber Pakhtunkhwa, provides death compensation/grants ranging from **PKR. 1,200,000 to PKR. 1,500,000** to each affected family, while financial assistance for injuries ranges from **PKR. 240,000 to PKR. 800,000**.

The death and injuries grant/compensation provided by the Department of Inspectorate of Mine, Government of Balochistan, to the each affectee is as under:

Year	Amount distributed to mines workers
2023	18,050,000/-
2024	9,760,000/-
2025	2,700,000/-

(Annexures have been placed in the National Assembly Library.)

LPG RELATED ACCIDENTS AND THE ROLE OF OGRA

92. * Dr. Shazia Sobia Aslam Soomro:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

- a) whether the Government has taken notice of the recurring LPG-related accidents across the country, including recent fatal incidents in Islamabad, Multan, Lahore, and Mardan;**
- b) what is the role of the Oil and Gas Regulatory Authority (OGRA) in regulating LPG safety standards;**
- c) the actions taken against violators during the last three years; and**
- d) whether the Government intends to introduce stricter regulations or amendments in the existing relevant laws to prevent LPG-related accidents and protect public safety?**

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): (a) Yes. Oil and Gas Regulatory Authority (OGRA), takes serious notice of LPG-related accidents and adopts both preventive and enforcement measures to enhance public safety. OGRA regularly issues directives to LPG marketing companies and other licensees to ensure strict compliance with the prescribed safety standards, licence conditions, and applicable regulatory requirements that is also counter verified through 3rd party inspections as well as through inspections conducted by OGRA officers from time to time.

Despite the same, if any LPG-related incident is reported, OGRA initiates strict action under the applicable Rules against the licensees. For instance, in Multan LPG bowzer related accident, the involved licensees were penalized by

OGRA and compensation was also granted to all the victims of the accident. the matter is thoroughly investigated. Notwithstanding the same, Islamabad, Lahore and Mardan accidents were not associated to LPG.

(b) OGRA regulates and enforces LPG safety standards through a comprehensive licensing, inspection, and compliance framework in accordance with the applicable laws, rules, and licence conditions. Regular inspections are carried out at licensed LPG facilities, including LPG terminals, storage and filling plants, auto refueling stations, and authorized distributors, to ensure compliance with prescribed safety requirements.

(c) During last three years, number of illegal LPG equipment manufacturers have been sealed by OGRA with the help of provincial governments. Similarly, registration of one LPG equipment manufacturer has also been cancelled on account of misconduct and non-compliance with prescribed standards. In addition, multiple LPG storage and filling plants, auto refueling stations and equipment manufacturers have also been penalized by OGRA under the applicable Rules. ***(Details are annexed as Annex-I)***

(d) Yes. Existing provisions in PPC (section 285 & 286) do not adequately address the gravity of violations and its associated repercussions. To enhance deterrence and to maintain writ of the regulator, OGRA has proposed amendments in PPC ***(Details are annexed as Annex-II)*** and requested the Federal Government to make oil and gas business by unscrupulous persons a non bailable offence. Subsequently, punishments have also been enhanced so that illegitimate persons do not indulge in this business. The said amendment bill is presently under process at Ministry of Interior that needs expedition for approval.

(Annexures have been placed in the National Assembly Library.)

APPROVAL OF CHITRAL SHANDUR ROAD

93. * Ms. Ghazala Anjum:

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- a) whether the Chitral Shandur road has been approved for construction;
- b) year of sanction, total amount sanctioned and released so far, percentage of work completed of said road; and
- c) what are the reasons for delayed work and expected date of completion?

Minister for Communications (Mr. Abdul Aleem Khan): (a) Yes. The Improvement & Widening of Chitral–Booni–Mastuj–Shandur Road (N-140) having a total length of **153 km** has been approved for construction under the Public Sector Development Programme (PSDP).

The project is divided into four contract packages and is under implementation by the National Highway Authority (NHA).

(b) The project was approved in **2020** after transfer of the road from the Government of Khyber Pakhtunkhwa to NHA. The **Revised PC-1 cost is Rs. 17.783 Billion**. Against the approved cost, funds to the tune **8.2 Billion** have been released till date. The PSDP allocation for FY 2025-26 was **Rs. 1.500 Billion**. The overall physical progress of the project is approximately **37.7%**.

- Package-wise progress is as follows:
- Package-I (Chitral–Prait): **45.35%**
- Package-II (Prait–Booni): **34.40%**
- Package-III (Booni–Shaidas): **38.16%**
- Package-IV (Shaidas–Shandur): **29.78%**

(c) The project has experienced delays primarily due to extraordinary floods during 2022, difficult mountainous terrain, funding constraints, and delays in obtaining approvals relating to Mines & Minerals and other statutory clearances. However, the contractual issues with the contractors have been amicably resolved, Extension of Time (eot) has been approved by the competent authority, contractors have been fully remobilized, and construction activities are in progress. Subject to timely availability of PSDP funds and Resolution of the remaining land acquisition issues, the project is targeted for completion by December, 2026.

TIMELINE OF KALA KALAI (GRID STATION) SWAT

94. * Mr. Sohail Sultan:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) time by which Kala Kalai (Grid Station) Swat would be completed; and**
- b) the reasons for delayed construction of Kala Kalai (Grid Station) in Swat?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) It is intimated that the civil works for the Control House Building and Switchyard of the said Grid Station have been completed, and installation of electrical equipment is in progress.

The project is expected to be completed by September, 2026, subject to clearance of Right of Way (RoW) on the feeding source. With regards to the associated transmission line, foundations for 51 out of 55 towers have been completed (93%), while erection of 40 towers has been completed so far. The remaining works are in progress and are being pursued on priority for early completion.

(b) The construction of Kala Kalai Grid Station in Swat has been delayed primarily due to Right of Way (RoW) issues at transmission line tower locations 38, 39, 51 and 52 arising from disputes with local landowners. These constraints have impeded access to the site and execution of the remaining works.

However, the local administration has been engaged, and efforts are underway to resolve the issues amicably to enable completion of the project at the earliest.

TRANSMISSION AND DISTRIBUTION LOSSES BY EACH DISCO

95. * Mr. Sanjay Perwani:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) the total transmission and distribution losses recorded by each DISCO during the last years; and**
- b) the steps being taken by the Government to reduce the said losses?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

DISCOs	FY 2023-24		FY 2024-25		FY 2025-26	
	%	Bln. Rs	%	Bln. Rs	%	Bln. Rs
IESCO	8.9%	6	8.6%	5	7.9%	2
LESCO	15.9%	48	13.7%	35	12.2%	26
GEPCO	11.5%	9	10.6%	5	10.0%	6
FESCO	9.9%	5	9.0%	3	8.0%	1
MEPCO	15.3%	23	13.8%	14	12.4%	6
PESCO	38.1%	97	37.1%	87	40.7%	85
HESCO	27.6%	23	27.9%	27	25.7%	20
QESCO	29.8%	37	38.4%	52	60.2%	82
SEPCO	34.9%	29	39.2%	36	38.5%	34
TESCO	8.6%	-0.2	8.3%	-0.5	8.1%	-0.5
HAZECO	N/A				15.9%	0
Total	18.3%	276	17.6%	265	17.2%	262

Note: 1. HAZECO was unbundled from PESCO in FY 2025-26.

2. TESCO's actual distribution losses remained below the limits allowed by NEPRA during the relevant years. As a result, the company achieved savings.

(b) The following measures are being taken in DISCOs to reduce losses:

- Construction of new grids and up-gradation of existing grid stations.
- Area planning/ bifurcation of existing overloaded 11 kV feeders.
- Augmentation/addition of power/distribution transformers. Installation of Aerial Bundled Cable to control theft.
- Replacement of undersized conductors.
- Installation and replacement of defective capacitors.
- Replacement of old/sluggish and defective meters.
- Installation of Automated Meter Reading (AMR)/Advanced Metering Infrastructure (AMI) meters.
- Anti-theft campaign to reduce administrative losses.

CAPACITY PAYMENTS ANNUALLY PAID TO IPPs

96. * Dr. Mahreen Razzaq Bhutto:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) how much capacity payment is being paid annually to Independent Power Producers (IPPs) during the last five years; and
- b) details of savings have been made through renegotiated agreements?

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) Capacity payments made to Power Producers during last five years are attached **(Annex-I)**.

(b) Pursuant to the efforts of Task Force, Power Purchase Agreements with 06 IPPs were terminated whereas revisions were made in agreements for tariff reduction with other Power Producers which resulted in overall savings of Rs. 4.3 trillion spread over the remaining life of plants.

Annex-I

Capacity Payment to Power Producers during last five years

Financial Year	Payment Made (Rs in Million)
FY 2020-21	613,923.56
FY 2021-22	775,892.58
FY 2022-23	1,306,858.57
FY 2023-24	1,901,944.11
FY 2024-25	1,807,398.41

STATUS OF BILATERAL RELATIONS WITH MALDIVES, NIGERIA, EGYPT AND IRAN

97. * Ms. Samina Khalid Ghurki:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

- a) the present status of bilateral relations with Maldives, Nigeria, Egypt and Iran; and
- b) the steps being taken by the Government to ensure the enhancement of diplomatic relations to these countries?

Minister for Foreign Affairs (Senator Mohammad Ishaq Dar): (a) & (b)

Maldives

- i. The list of Major International agreements Treaties and Conventions to which Pakistan is a party and that fall primarily under the responsibility

of the Ministry including bilateral, regional and multilateral instruments on peace, security, trade relations, human rights refugees and global governance.

- ii. For each such treaty or agreement, the date of signature and date of ratification, and the key obligations or commitments are mentioned in the **ENCLOSURE-A**.

Nigeria

Pakistan and Nigeria established diplomatic relations on 22 March, 1961 and enjoy cordial and friendly bilateral relations. The two countries maintain regular engagement and cooperate in bilateral as well as multilateral forums. While defence cooperation remains a strong pillar of the relationship, efforts are underway to further strengthen political, economic and trade relations. The Second Pakistan Africa Trade Development Conference was held on 23rd November, 2021 in Lagos, Nigeria. Approximately 400 delegates attended the Conference. Single Country Exhibition was also held on 24th and 25th November, 2021 in which around 210 Pakistani exhibitors from 101 companies participated.

The existing institutional framework includes the Pakistan-Nigeria Joint Ministerial Commission, whose second session was held in Abuja in 2014. The third session is proposed to be held on mutually convenient dates. An MoU on bilateral Political Consultations is also under consideration with the Nigerian side.

Under Pakistan's Engage Africa initiative, bilateral trade and commercial cooperation have gained momentum. The Second Pakistan-Africa Trade Development Conference and Single Country Exhibition held in Lagos in November, 2021 provided a significant boost to business-to-business engagement. Pakistan has also shared the draft Bilateral Trade Agreement with Nigeria, and the final response from the Nigerian side is awaited.

Defence cooperation between the two countries is robust and continues to expand. Nigeria has procured JF-17 Thunder fighter aircraft and Super Mushak trainer aircraft from Pakistan. More than 5,000 Nigerian defence personnel have received training in Pakistan, including approximately 400 personnel in counter-terrorism training. High-level defence exchanges have also taken place regularly.

Pakistan also extends educational cooperation by offering scholarships and technical training opportunities to Nigerian students under the Pakistan Technical Assistance Programme (PTAP).

Overall, Pakistan attaches great importance to its relations with Nigeria and remains committed to further strengthening bilateral cooperation in the political, economic, defence, educational and people-to-people spheres for the mutual benefit of both countries.

Egypt

Present Status of Bilateral Relations with Egypt

Pakistan and Egypt enjoy longstanding, cordial, and brotherly relations founded on shared faith, historical ties, and common positions on regional and international issues. Diplomatic relations, established in 1948, have gained renewed momentum in recent years through regular high-level engagements and enhanced cooperation across multiple sectors.

Political relations remain strong, with frequent interactions between the leadership. The Prime Minister of Pakistan visited Egypt in October, 2025 and December, 2024 to participate in 'Sharm-El Sheikh Peace Summit' and D-8 Summit, respectively, while the Egyptian Foreign Minister visited Pakistan twice in November, 2025 and March, 2026. Similarly, the Deputy Prime Minister/Foreign Minister of Pakistan visited Egypt in June, 2026, reflecting the commitment of both sides to deepen bilateral cooperation.

Foreign Ministers of two countries remain in regular contact to discuss matters of mutual interest including situation in the region.

Ministerial-level exchanges also continue to reinforce bilateral engagement between the two countries. Sardar Muhammad Yousaf, Minister for Religious Affairs, visited Egypt in January, 2026 for the 36th International Conference of the Supreme Council of Islamic Affairs. Earlier, Chaudhry Salik Hussain, Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development, visited Egypt in November, 2025 to attend the opening ceremony of the Grand Egyptian Museum.

Defence cooperation continue to deepen through sustained high-level exchanges and institutional engagements. Field Marshal Syed Asim Munir visited Egypt in October, 2025 for meetings with the Egyptian leadership and senior

military officials. The 15th session of the Pakistan-Egypt Military Cooperation Committee was also held in Egypt in January, 2026, underscoring the growing momentum in bilateral defence collaboration.

Economic cooperation is improving, although it remains below its potential. Bilateral trade stood at US\$211.9 million in FY 2024–25, with both governments working to enhance trade, investment, and business-to-business linkages.

Cooperation has also strengthened in the fields of health, education, and culture. Egypt has extended valuable assistance to Pakistan's Hepatitis C elimination programme by providing medicines and technical support, while educational cooperation continues through Al-Azhar University and other academic initiatives.

Both countries maintain close coordination at regional and international forums, including the United Nations (UN), Organization of Islamic Cooperation (OIC), D-8, G-77 and the recently established R-4 Mechanism.

Overall, Pakistan-Egypt relations are on a positive trajectory, characterized by growing political trust, expanding defence collaboration, increasing economic engagement, and close coordination on regional and global issues.

Steps Taken by the Government to Enhance Diplomatic Relations with Egypt

The Government of Pakistan has undertaken several measures to further strengthen diplomatic relations with Egypt through sustained political engagement, institutional cooperation, and sectoral collaboration.

Regular high-level exchanges and interactions have remained a key feature of bilateral diplomacy and this has provided renewed impetus to cooperation across a wide range of bilateral, regional, and international issues.

The institutional dialogue between the two countries continues through the Annual Bilateral Consultations (ABC), with the 10th Round of ABC held on 21st July, 2026, providing another important platform to review bilateral cooperation and identify new avenues for collaboration.

The two governments have also agreed on a comprehensive roadmap to expand economic relations, focusing on facilitating business visas, activating the Joint Business Council, convening the 4th Joint Ministerial Commission (JMC), and promoting trade and investment.

Defence cooperation has been enhanced through regular meetings of the Military Cooperation Committee, defence and security staff talks, joint military exercises, defence exhibitions, and collaboration in defence production and training.

The Government has also promoted cooperation in health by partnering with Egypt on Pakistan's Hepatitis C elimination programme, including the receipt of medicines, technical assistance, and training opportunities.

Educational and cultural cooperation is being strengthened through collaboration with Al-Azhar University, efforts to re-establish Pakistan Chairs in Egyptian universities, and proposals for greater academic and cultural exchanges.

Pakistan is also pursuing greater connectivity and investment cooperation, including discussions on collaboration between Gwadar Port and the Suez Canal Economic Zone.

These initiatives demonstrate the Government's commitment to further strengthening the Pakistan-Egypt partnership and expanding cooperation across political, economic, defence, educational, health, and multilateral domains.

Iran

The present bilateral relations with Iran.

Answer: Pakistan and Iran are neighboring countries bound by longstanding political relations rooted in deep historical, religious, and cultural affinities, sharing a 909-kilometer common border. Iran was the first country to recognize Pakistan after its independence in 1947, and since then, both nations have maintained regular diplomatic engagement.

While there have been difficult phases in the relationship, particularly in January, 2024 when Iran conducted missile strikes in Balochistan and Pakistan responded through precision strikes, the relationship has remarkably improved in the last two years, with Pakistan's strong diplomatic and political support for Iran both in the 12-day war in June, 2025 and Iran's recent conflict with the US-Israel. Iran also gave strong support to Pakistan during its May, 2025 conflict with India. As of today, Pakistan-Iran bilateral relations are at a historic strength with recent mediation efforts of Pakistan and a strong personal rapport between the leaders on both sides.

Over the decades, political ties have been strengthened through high-level visits, cooperation at multilateral and regional forums, and mutual support on key international issues. Both countries have consistently reaffirmed their commitment to deepening bilateral relations through sustained dialogue, border security coordination, and collaboration on shared regional interests.

The relationship is sustained by frequent leadership-level interactions and robust institutional frameworks. Most notably, the visit of Iranian President Dr. Masoud Pezeshkian on 23rd June, 2026 to express appreciation for Pakistan's mediation efforts, which culminated in the signing of the Islamabad MoU, marks a watershed moment in bilateral relations. The visit has injected fresh impetus into cooperation across the entire spectrum of ties. This followed his earlier visit to Pakistan in August, 2025.

In turn, the Prime Minister of Pakistan, accompanied by a delegation, visited Iran on 3 July, 2026 to attend the funeral ceremony of the late Supreme Leader, Ayatollah Seyyed Ali Khamenei. Earlier, on 26th May, 2025, the Prime Minister, visited Iran to thank its leadership for their support during the war against India. Building on President Pezeshkian's June, 2026 visit, there is renewed momentum in bilateral exchanges, evidenced by a series of ministerial visits—including visit of Interior Minister of Iran, Minister of Science, Research and Technology, and currently, the Minister of Trade, Industries and Mining is also visiting Pakistan for the 10th Joint Trade Committee meeting.

Bilateral trade and strong people-to-people contacts form a vital component of this relationship. While international sanctions have prevented trade from reaching its true potential, renewed efforts are underway to enhance trade volume towards the bilateral target of USD 10 billion per annum, with a particular focus on agricultural products.

Furthermore, in order to increase cooperation with Iran across various domains, the Prime Minister has constituted two high-level working groups (WG); one in Trade, Banking and Finance and the other in Port, Shipping and Allied Issues. All the departments are on board in resolving cooperation with Iran across the entire spectrum of bilateral relations. Consultations are underway to hold bilateral

meetings of these working groups with the aim of enhancing trade and economic relations.

Parliamentary cooperation serves as another key pillar, with regular engagement maintained over the years. A Pakistan-Iran Parliamentary Friendship Group exists in both the National Assembly and the Senate of Pakistan, with a corresponding group in Iran's Islamic Consultative Assembly.

On the security front, Pakistan and Iran cooperate closely on border security, counter-terrorism, and intelligence sharing, conducting coordinated operations to combat cross-border terrorism, militancy, smuggling, and other transnational threats along their shared frontier. This operational partnership is complemented by professional military exchanges, with officers from both countries regularly attending courses at each other's staff colleges.

In conclusion, the Pakistan-Iran relationship has entered a new and promising phase, characterized by deepening political trust, expanding economic engagement, robust parliamentary linkages, and strong security cooperation. Building on the historic bonds of geography and culture, both nations are now translating their shared vision into concrete outcomes, paving the way for a more prosperous and secure common future.

Pakistan and Iran share a deep-rooted relationship anchored in historical, religious, and cultural affinities. In recent years, the Government of Pakistan has taken a series of proactive and concrete steps to elevate this partnership, particularly by extending steadfast diplomatic support to Iran and offering its good offices for high-stake mediation between Iran and Pakistan.

During the **Iran-Israel conflict in June, 2025**, Pakistan extended strong diplomatic and political support to Iran. Pakistan strongly condemned the unjustified Israeli aggression and reaffirmed full support for Iran's sovereignty and right to self-defense under Article 51 of UN Charter. This stance was articulated across multiple international forums: Pakistan condemned the attacks on facilities under IAEA safeguards at three UNSC emergency meetings and a UN Resolution, backed Iran at the IAEA, and at the 51st OIC Council of Foreign Ministers.

Furthermore, Pakistan played a key role in the issuance of a joint statement by 21 Arab and African countries, amplifying the call for accountability and restraint.

Pakistan maintained this trajectory of unwavering solidarity when **protests erupted in Iran from late December, 2025 to mid-January, 2026**; Pakistan followed the evolving situation with deep concern and assured the Iranian leadership of its complete solidarity with the Government and people of Iran. At the emergency meeting of the UNSC, Pakistan's PR conveyed our serious concerns over the evolving situation and underscored that all disputes must be resolved through peaceful means and in accordance with international law. Pakistan in its engagements with other states particularly the regional countries, emphasized de-escalation and Resolution of issues through dialogue and diplomacy.

Pakistan also demonstrated consistent diplomatic, political, and moral support to Iran during the escalating **Iran–Israel–US conflict in 2026**. Following the joint U.S.–Israel military strikes on 28th February, 2026, Pakistan's Foreign Office issued a statement the same day expressing deep concern over the breakdown of Iran–U.S. negotiations. At the UN Security Council emergency meeting held on 28th February, 2026 under the agenda "The Situation in the Middle East," Pakistan's Permanent Representative reiterated this position and condemned the aggression against Iran as well as attacks impacting Gulf countries.

Pakistan's diplomatic outreach intensified through active phone diplomacy and consultative meetings with key partners including China, Saudi Arabia, Türkiye, and Qatar. The DPM/FM maintained regular engagement through the Regional Four (R-4) format with the Foreign Ministers of Saudi Arabia, Türkiye, and Egypt. In line with these efforts, Islamabad hosted a meeting of Foreign Ministers of the R-4 on 29-30 March 2026, promoting coordinated regional diplomacy to halt the conflict.

During the DPM/FM's visit to China, on 31st March, 2026, Pakistan and China jointly launched the "Five-Point Initiative for Restoring Peace and Stability in the Gulf and Middle East Region," calling for an immediate cessation of hostilities, resumption of dialogue, and protection of civilian lives and shipping lanes.

Pakistan's diplomatic efforts have been underpinned by a principled approach at multilateral bodies. On 7th April, 2026, Pakistan abstained on a UNSC

Resolution demanding that Iran cease attacks on commercial ships and restore full freedom of navigation. The Resolution was vetoed by permanent Members China and Russia. Over the years, Pakistan has consistently opposed the imposition of UN Human Rights Council monitoring mandates without Iran's consent, maintaining that human rights must not be used as a pretext to intervene in Iran's internal affairs. Pakistan has also repeatedly highlighted the adverse humanitarian and human rights impacts of unilateral coercive measures on Iran.

Islamabad Talks

On top of the deep Pakistan-Iran engagement and political support for Iran, Pakistan played the pivotal role of a sincere and honest mediator between Iran and the US during the ongoing conflict. On 11-12th April, 2026, Pakistan hosted the Iranian and US. delegations led by Speaker Dr. Mohammad Bagher Ghalibaf, and Vice President J.D. Vance, respectively, for the Islamabad Talks, enabling the first direct high-level contact between Iran and the US. in 47 years.

This breakthrough initiated a sustained process, marked by back to back visits including that of Foreign Minister Seyed Abbas Araghchi to Islamabad and those of Interior Minister Mohsin Naqvi and COAS and CDF Field Marshal Syed Asim Munir to Iran. These intensive efforts culminated in the "Islamabad Memorandum of Understanding" between Iran and the US. on 18th June, 2026. Prime Minister Shehbaz Sharif, signed the MoU as a mediator. Pakistan then hosted the High-Level Talks in Burgenstock, Switzerland, on 21st June, 2026, alongside Qatar.

Pakistan continues to engage both parties for a durable peace and long-term settlement of all outstanding issues through dialogue and diplomacy. Through Pakistan's ongoing diplomatic efforts, it has not only reaffirmed its unwavering solidarity with Iran but has also established itself as a critical architect of peace and stability in the region. This renewed chapter in Pakistan-Iran relations now rests on a foundation of trust, elevated political engagement, and a shared commitment to for a peaceful, stable and prosperous region.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

98. Disallowed on reconsiderations

TOLL TAX REVENUE COLLECTED BY NHA

99. * Syeda Shehla Raza:

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- a) the details of toll tax revenue collected by the National Highway Authority during the last two years; and**
- b) whether there is a mechanism to ensure transparency and accountability in said toll tax revenue collection?**

Minister for Communications (Mr. Abdul Aleem Khan): (a) Toll revenue collected by NHA during FY 2024-2025 & FY 2025-2026 is as under:

S#	Financial Year	Toll Revenue Rs. In billion
1	FY 2024-2025	64.430
2	FY 2025-2026	85.550

(b) Following mechanism is adopted to ensure transparency in the toll revenue collection process:

- As third party validator, NTRC Conducts traffic count as the basis for determining the reserve price of each toll plaza for procurement through e-bidding/open auction.
- The auction is duly advertised through newspapers and the NHA website to ensure wide participation and transparency.
- Interested participants submit bids through an open auction, the highest bidder is declared successful, and an O&M Contract is executed for the relevant financial year.
- For maximum revenue generation, the toll plazas are offered through e-bidding or open auction in accordance with the applicable provisions of PPRA Rules.
- The Operator, as per contract awarded on a Net Guaranteed Revenue basis, is required to furnish toll revenue security equivalent to one

month's Net Guaranteed Revenue instalment and deposit the first monthly instalment in advance.

- In case of overcharging by the operator, a penalty of Rs. 500,000/- per occurrence is imposed under the provisions of contract agreement.

Toll rates are prominently displayed at each toll plaza site, the operator is required to issue toll tax slips to the commuters, for each specific category of vehicles.

PROPOSAL REGARDING SUBSIDY OR SPECIAL RELIEF PACKAGE IN PRICES OF ELECTRICITY PRODUCTS

100. * Mr. Dawar Khan Kundi:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether any subsidy or special relief package is under consideration of the Federal Government to provide the relief to the public in the prices of electricity products ?

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

A 3-year incremental electricity consumption relief package is already in place for industry and agriculture consumers since Dec,2025, under which eligible incremental electricity consumption will be billed at concessional rate of PKR. 22.98/unit.

CONSTRUCTION OF GRID STATION KHWAZAI-BANZANI IN DISTRICT MOHMAND

101. * Mr. Sajid Khan:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) whether it is a fact that the Khwazai-Banzani Grid Station in District Mohmand, has been completed but the required funds for the installation of its feeder lines have not yet been released;**
- b) if so, the total funds required for the feeder line;**
- c) the reasons for the non-release of the said funds; and**
- d) the time by which Government will release the funds to make this grid station fully operational, along with the expected date of its completion?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) Yes, it is a fact that the scheme “Construction of 132 kV Grid Station Khwazai– Banzani, Mohmand District” has been completed and energized on 02.02.2023 under Annual Development Plan # 646 (2018-19), amounting to Rs. 845.184 million, financed by the KP Government. From these funds only Rs. 34.121 million are approved (in the PC-I) for the 11 kV feeder line and only 01 feeder has been completed so far. The remaining feeders could not be completed due to shortage of funds.

(b) Approximately Rs. 250.00 million is required for completion of the remaining works.

(c) As the scheme is financed by the KP Government, the remaining works will be completed once the required funds are approved and released.

(d) The completion of all feeders of said grid station is subject to release of the required funds.

ISSUANCE OF POSSESSION LETTER TO ALLOTTEES OF SECTOR I-12, ISLAMABAD

102. * Ms. Tahira Aurangzeb:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) Whether it is a fact that possession letters have already been issued to allottees of Sector I-12, Islamabad, whereas no electricity distribution infrastructure has yet been provided in the afore said sector; if so, the reasons thereof;**
- b) whether there is any approved plan for provision of an underground electricity distribution network in Sector I-12; if so, the details thereof;**
- c) the current status of electricity infrastructure development in the sector, including allocation of funds, executing agency, and physical progress made so far; and**

d) the expected timeline for completion of the electricity infrastructure and provision of electricity connections to residents of Sector I-12?

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) IESCO approved the external electrification scheme for CDA Sector I-12 vide Letter No.

10383-89 dated 27.06.2025. The approved ultimate system load is 59.582 MW, to be supplied through 25 No. 11 kV feeders emanating from the 132 kV I-11 Grid Station.

Subsequently, IESCO issued Demand Notice No. 10390-97 dated 27.06.2025 **(Annex-A)** for the deposit of capital cost amounting to Rs. 1,857 million, design vetting fee of Rs. 25.5 million, and railway crossing charges of Rs. 800 million.

However, the required amount has not been deposited by the Capital Development Authority (CDA).

(b) The external electrification of Sector I-12 has been approved through an overhead electrical distribution system, as requested by the Capital Development Authority (CDA), based on the electrification design submitted by its consultant. Likewise, internal electrification can be approved by IESCO once CDA submits electrification design and fulfills all other codal formalities.

(c) The electricity infrastructure development works will be undertaken by IESCO upon receipt of payment against the demand notice from the Capital Development Authority (CDA).

(d) Upon payment of the demand notice by the Capital Development Authority (CDA), the external electrification works can be completed within six (06) months, subject to the availability of the required right-of-way and the issuance of the requisite No Objection Certificate (NOC) by Pakistan Railways.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

DETAILS OF ALL PAKISTANI EMBASSIES WORLDWIDE

103. * Ms. Shahida Begum:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

- a) the details of all Pakistani embassies, high commissions, permanent missions, consulates-general and consulates operating worldwide, indicating their locations and jurisdictions;**
- b) the names, grades and dates of posting of ambassadors, high commissioners, permanent representatives and heads of mission currently serving at each mission;**
- c) the diplomatic missions where the posts of ambassador, high commissioner, permanent representative or head of mission are presently vacant, together with the duration and reasons for such vacancies; and**
- d) the criteria and procedure adopted for appointment of heads of mission and the steps being taken by the Government to fill vacant positions and strengthen Pakistan's diplomatic representation abroad?**

Minister for Foreign Affairs (Senator Mohammad Ishaq Dar): (a) The details of all Pakistani Embassies, High Commissions, permanent missions, Consulates General and Consulates operating worldwide, indicating their locations and jurisdictions; The details are at **Annex-A**.

(b) The names, grades and dates of posting of Ambassadors, High Commissioners, Permanent Representatives or Head of Missions currently serving at each mission. The details are at **Annex-B**.

(c) The diplomatic missions where the posts of Ambassadors, High Commissioners, permanent Representatives or Head of Missions are presently vacant, together with the duration and reasons for such vacancies **Annex-C**.

(d) The criteria and procedure adopted for appointment of Heads of Missions and the steps being taken by the Government to fill vacant positions and strengthen Pakistan's diplomatic representation abroad?

The Ambassadors/High Commissioners, including non-career, are posted to different Missions with the approval of the Prime Minister. The Ambassadors/High Commissioners-designate proceed to their station of posting only after Agreement from the host government is received.

(Annexures have been placed in the National Assembly Library.)

TOTAL NUMBER OF EMPLOYEES OF IESCO IN GUJAR KHAN

104. * Ms. Natasha Daultana:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) the total number of officers and officials presently serving in Gujar Khan under Islamabad Electric Supply Company (IESCO), including the staff posted in Subdivision Gulyana, along with their names, designations, BPS, dates of posting, and total duration of their service's at the present place of posting;**
- b) whether any policy/rules exist regarding transfer and posting tenure of IESCO officers and officials;**
- c) the prescribed minimum and maximum tenure for officers/officials to remain posted at the same station, subdivision, or office under the existing policy;**
- d) the number of officers/officials presently serving in Gujar Khan and Subdivision Gulyana who have remained posted at the same place for more than: 03 years, 05 years and 10 years;**
- e) whether any exemptions or special permissions have been granted to officers/officials for extended postings in Gujar Khan or Subdivision Gulyana; if so, the details thereof; and**
- f) whether the Government intends to ensure transparent and merit-based implementation of transfer/posting policies in IESCO, particularly in Gujar Khan and Subdivision Gulyana; if so, the details thereof?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

- (a) (i) Following No. of employees are working in Gujar Khan Division against 456 Sanctioned Strength: -**

- Officers : 04
 - Officials : 244
 - Total : 248
- (ii) Against 85 sanctioned positions, only 53 employees are currently working in Gulyana Sub Division, resulting in 32 vacant posts. The detailed particulars of the staff presently posted in Gulyana Sub Division, including their names, designations, BPS, dates of posting, and length of service, are attached at **Annex-A**.

(b) As per the IESCO transfer Policy, transfers and postings are affected primarily to meet the operational requirements of the Company in its field formations and offices. Such transfers/postings are made with the consent of, or upon the request of, the concerned Head of Formation, keeping in view the functional needs and administrative exigencies.

(c) As per the IESCO Transfer Policy, the preferable minimum tenure of an employee at a station is two (02) years, except in cases involving proMotion or administrative exigencies. The policy does not prescribe any maximum tenure for posting at a particular station.

It is further submitted that IESCO is currently facing an overall manpower shortage of approximately 47% across almost all cadres and formations. Under these circumstances, every effort is made to maintain the minimum required manpower at each station to ensure uninterrupted operations. Furthermore, employees having knowledge of local conditions, operational issues, and the historical background of the area are, where appropriate, retained to ensure continuity, operational efficiency, and effective service delivery.

(d) Abstract of Officers /officials presently serving beyond prescribed tenure is as under:

- More than 03 Years = 11
- More than 05 Years = 13

- More than 10 Years = 12

(e) No blanket exemptions from the IESCO Transfer Policy have been granted to any employee. Postings and transfers are made strictly in accordance with the operational requirements of the Company, administrative considerations, and the availability of vacancies, with the consent of, or upon the request of, the concerned Head of Formation.

(f) IESCO ensures that all postings and transfers are carried out in a transparent manner, strictly on merit, and in accordance with the operational requirements of the Company, administrative considerations, and the availability of vacancies.

However, in view of the acute manpower shortage, staff awareness of local issues and technical knowledge is also considered to maintain operational efficiency.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

AMOUNT PAID TO IPPs

105. * Mr. Muhammad Bashir Khan:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) whether it is a fact that an amount of Rs. 3,400 billion has been paid to the Independent Power Producers (IPPs) up to the present data;**
- b) if so, quantum of megawatts (MW) of electricity that has been provided by IPPs to the National Grid System so far;**
- c) whether it is fact that the agreements with the IPPs will remain operational/effective till ten years; and**
- d) whether it is a fact that the country is facing a severe shortage of electricity and the solar/renewable energy initiatives are being discouraged, if so, the reasons thereof?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) No. During FY 2025-26 (Jul-25 to May-26), an amount of Rs. 2,939 billion was booked against power procurement from generators. The billing for June, 2026 is under process and yet has not been finalized.

(b) During FY 2025-26 (Jul-25 to May-26), 115,206 GWh were provided to the Grid by the power producers.

(c) No.

(d) No. The country is neither facing a shortage of electricity, nor discouraging solar/renewable energy initiative. The future power procurement is to be made through integrated planning approach whereby renewable energy projects would be catered for as per the Integrated System Plan.

DETAILS OF THE IPPs

106. * Mr. Sher Afzal Khan:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) the details of the number of IPPs, their actual productions, it's value/ cost, payments by the Government of it's actual productions or more/ on their capacity; and**
- b) the reasons for more payments than the actual productions during the last five (05) years, year-wise?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) The details of power producers are attached at **Annex-C2**. Actual production and power procurement for FY 2025-26 (Jul-25 to May-26) amounting to **Rs. 2,935.762** billion is attached at **Annex-C1**. The billing for June, 2026 is in process and yet has not been finalized.

(b) Power Producers are paid for Energy and Capacity payments as per tariff determined by NEPRA and in compliance to terms and conditions of their respective Power Purchase Agreements (PPAs). Therefore, there is no excess payment to the power generator in addition to tariff determined by NEPRA or payments allowed under their respective PPAs.

(Annexures have been placed in the National Assembly Library.)

TIMELINE OF SIALKOT-KHARIAN MOTORWAY

107. * Mr. Muhammad Aslam Ghumman:

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- a) whether it is a fact that the Sialkot-Kharian Motorway project was scheduled for completion in 2023, and if so;**
- b) what are the reasons for the continued delay and why the allocated funds for the project were withheld or suspended;**
- c) whether the Government has taken notice of the concerns regarding changes being made to the project's alignment, allegedly to serve personal interests, resulting in a zigzag route design that may increase the risk of traffic accidents;**
- d) whether it is also a fact that the revised alignment may pose serious risks to the Sambrial Sialkot Airport; and**
- e) whether these alterations were made after due consultation with the relevant technical authorities and in the larger public interest and if so, the details thereof?**

Minister for Communications (Mr. Abdul Aleem Khan): (a) Sialkot (Sambrial) -Kharian Motorway was not scheduled for completion in 2023, infact; it was originally planned for completion within 02 years i.e: 2024.

(b) The project was delayed because of following factors:-

- i) Realignment due to hydraulic model study of proposed Motorway bridge over Chenab River.
- ii) Hyperinflation in the Country.
- iii) Conversion of Motorway from 4 to 6 lanes.

Above factors resulted into re-negotiation of PPP Agreement and delay in the execution of the Project. Accordingly, construction activities were halted and allocated funds for the project were withheld.

(c) No alteration has been made to serve any personal interest. All alignment options have been developed strictly in accordance with international engineering

standards and were evaluated on the basis of technical, economic, environmental, and social considerations. The alignment satisfies AASHTO Standards and doesn't pose any safety risk.

(d) The proposed alignment has been examined carefully by concessionaire M/s SKIM (PVT) and design consultant to ensure that it maintains a safe distance from the airport and does not adversely affect its operations or safety.

(e) As reported by the Concessionaire M/s SKIM (Pvt) Ltd, multiple alignment options were prepared by design consultant M/s Zeeruk (Pvt) Ltd and were evaluated by the Independent Engineer appointed for the project, and the final alignment was approved by CDWP in its meeting held on 05-05-2023. The alignment selection process was based on detailed engineering studies, including geometric design, hydrological and geotechnical investigations, and environmental assessments, with the objective of serving the larger public interest.

ESCALATION OF COST IN LAHORE-BAHAWALNAGAR MOTORWAY

108. * Dr. Sharmila Faruqi:

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- a) why the Lahore-Bahawalnagar Motorway project cost has ballooned by over 75 percent from Rs. 264 billion to Rs. 465 billion during the last two years;**
- b) whether the Planning Ministry has observed that this road project could "Jeopardise the viability, need and up-gradation" of the CPEC Mainline-1 (ML-1) project; and**
- c) whether the National Fiscal Pact explicitly bars federal financing of provincial projects, yet the Central Development Working Party (CDWP) has granted only in-principle approval for the 18.5-kilometre Lahore Ring Road section of the Lahore-Bahawalnagar Motorway, whether the direction have been issued to conduct comprehensive feasibility studies for the remaining 276.5 kilometers and explore alternative financing options?**

Minister for Communications (Mr. Abdul Aleem Khan):

- (a) • The original PC-1, prepared on the basis of the preliminary Design, was approved by ECNEC on 19-07-2023 at an estimated cost of Rs. 263,795.86 million, based on CSR 2022.
- Subsequently, following the completion of the Detailed Design and revision of cost estimates in accordance with CSR 2025, a revised PC-1 amounting to Rs. 406,914.192 million has been submitted for approval by CDWP/ECNEC.
- (b) Pertains to Ministry of Planning Development & Special Initiatives.
- (c) • The response regarding National Fiscal Pact explicitly barring federal financing of provincial projects pertains to Ministry of Planning, Development & Special Initiatives.
- The project was discussed in a meeting on 05-03-2026 wherein Honorable Prime Minister had directed as under:
 1. i. Package-1, phase 1a (18.5 km) to be executed by NHA with GoP financing;
 - ii. Public-Private Partnership (PPP) mode of financing for viable sections;
 - iii. NHA to arrange its share out of its revenue as Viability Gap Funding (VGF) for sections considered viable on PPP mode;
 - iv. For sections found non-viable on PPP mode, NHA would explore alternate financing options including financing from International Financing Institutions (IFIs) and execution on GoP funding subject to availability of funding;
 2. The originally approved alignment, as per the original PC-1 should be retained, since the estimated cost of this alignment is lower than that of the proposed new alignment:
 - Accordingly, the Revised PC-1, based on the original alignment, with an estimated cost of Rs. 406,914.192 million (CSR-2025), was submitted for approval by CDWP/ECNEC.

- CDWP in its meeting dated 24.06.2026 has recommended the revised PC-1 for approval of ECNEC.
- Moreover, the commercial feasibility study to assess the viability of the sections under the PPP mode is currently underway and is expected to be completed by 30th August, 2026.

Meanwhile, in light of PM's directive and ECNEC's direction, NHA has requested EAD to approach International Financial Institutions (IFIs) for financing of remaining sections of Lahore-Sahiwal-Bahawalnagar Motorway. Response is awaited.

STEPS TAKEN TO ELIMINATE UNANNOUNCED LOAD SHEDDING OF GAS IN BALOCHISTAN

109. * Sardar Muhammad Yaqoob Khan Nasir:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state the practical steps taken by the Government to eliminate the pressure drop and unannounced/un-scheduled load shedding of Gas in Balochistan?

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): As per SSGCL's report, the gas pressure across the distribution network in Balochistan is generally being maintained within the prescribed operational standards. However, localized pressure fluctuations may be experienced in a limited number of muhallas and small pockets during peak demand periods owing to supply-demand constraints. SSGCL does not implement any policy of gas load shedding. In order to ensure equitable distribution of the available gas across its distribution network during periods of supply-demand imbalance, the Company undertakes load management, where operationally required.

CURRENT STATUS OF FEDERAL SCIENTIFIC LABORATORIES, TESTING FACILITIES AND RESEARCH CENTRES

110. * Mr. Ali Muhammad:

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

- a) the current status of federal scientific laboratories, testing facilities and research centres operating under the Ministry and its attached organizations, including PCSIR, PNAC, PSQCA and other institutions;**

- b) whether any inventory and audit have been conducted regarding scientific equipment, laboratory assets and research infrastructure, particularly in institutions that have been restructured, merged or closed;
- c) the steps taken to modernize testing laboratories, obtain international accreditation and enhance national capabilities in industrial testing, certification and applied research;
- d) what measures are being implemented to ensure that Pakistan possesses adequate scientific and testing infrastructure to support exports, innovation, industrial development and regulatory oversight; and
- e) the steps taken regarding allegedly missing laboratory equipment, underutilized facilities and dependence on private laboratories for testing services?

Minister for Science and Technology (Mr. Khalid Hussain Magsi): (a) PCSIR

Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR) is the premier public sector research and development (R&D) organization functioning under the administrative control of the Ministry of Science and Technology (MoST). It is mandated to undertake, promote and guide scientific and technological research related to the establishment and development of Pakistani industries, and to disseminate the outcomes of such research for the socio-economic development of the country.

PCSIR has a nationwide network of 17 laboratories and research units, including six training institutes, located across the country (**Annexure-I**). Its laboratories are equipped with state-of-the-art scientific instrumentation and supported by highly qualified and skilled technical manpower. A number of PCSIR laboratories are accredited to ISO/IEC 17025, enabling them to provide reliable and internationally recognized testing and calibration services.

PCSIR is actively supporting the industrial sector by providing cost-effective technological solutions, testing, calibration, analytical, consultancy and technical services to enhance industrial productivity and competitiveness. Its broad-based activities encompass technology development, human resource development, quality control and quality assurance services, consultancy and troubleshooting,

industrial collaboration, and fulfillment of Pakistan's obligations under international trade and quality frameworks. PCSIR laboratories provide testing services to a wide range of industries, including exporters, thereby contributing significantly to quality assurance and compliance with national and international standards.

PSQCA

QCC/PSQCA is providing conformity assessment testing services of mandatory items under the scheme of PSQCA. The detail of testing facilities is given below:

Chemical Labs:

Mineral Water, Feed & Fertilizers, Vegetable Oils, Ghee, Butter, Combustion Engine oil, Dairy Products, Biscuits, Grains & Cereals, Paints, Toilet Soaps, Washing Soaps, Detergents, Sugar, Stationery, Cosmetic products Items etc.

Physical & Engineering Labs:

Non-Pressure/ Pressure UPVC Pipe, HDPE, PPRC, Conduits and other Polymer Materials, Paper, Home Gas appliances, Structural Steel, Aluminum Rods and other Non-Ferrous Materials, Safety Razor Blades, Disposable Razors, Sewing Machine etc.

Building Material Labs:

Cement, Concrete Blocks, Cylinders, Cubes and Clay Bricks, R.C.C. Pipes etc.

Textile Labs:

Yarn, Fabrics Materials, Tarpaulin, PP Bags, Geo Textile membrane etc.

Electrical Labs:

Electric Fans (Ceiling, Pedestal and Bracket), Electric Switches, Sockets and Plugs, Electric Cables, Electric Iron, Bulbs Lead Storage Batteries, Electric Iron, Electric Home Appliances etc.

Microbiology

All food and cosmetic items is at **Annexure-II.**

(b) **PCSIR** PCSIR maintains a comprehensive inventory of scientific equipment, laboratory assets, and research infrastructure in accordance with the applicable

Government financial rules, procurement regulations, and inventory management procedures.

Periodic physical verification, annual stock-taking, internal inspections, and statutory audits are conducted to ensure the proper utilization, maintenance, safeguarding, and accountability of laboratory assets. Observations raised during internal and external audits, as well as by other oversight authorities, are addressed through appropriate corrective and compliance measures.

PCSIR has a dedicated Finance Wing, including an Audit Division, responsible for internal financial oversight and ensuring compliance with applicable financial rules and regulations. As a statutory organization under the Federal Government, PCSIR is also subject to regular external audits conducted by the Auditor General of Pakistan.

The financial oversight framework includes:

Internal financial audits.

External audits conducted by the Auditor General of Pakistan.

These audits primarily examine procurement processes, asset acquisition and management, financial compliance, utilization of development and recurring funds, maintenance of inventory records, and adherence to applicable financial and governance frameworks.

PSQCA

QCC/PSQCA neither restructured nor merged/closed. However, detail of equipment is available in each lab. No audit in this regard was conducted.

(c) PCSIR The Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR) has undertaken a number of initiatives to modernize its laboratories, strengthen testing and calibration services, and enhance its applied research and innovation capabilities. The major initiatives include:

- Modernization and upgradation of laboratory infrastructure through PSDP and other development projects (**Annexure-III**).
- Implementation, maintenance, and expansion of internationally recognized quality management systems, including ISO/IEC 17025:2017 accreditation for testing and calibration laboratories, to enhance

laboratory competence and ensure compliance with international standards. Brief regarding testing capabilities of PCSIR is attached at **Annexure-IV**.

- Acquisition and installation of modern analytical and scientific instruments through PSDP and other development initiatives, including a recently approved Export Development Fund (EDF)-funded project.
- Execution of ongoing PSDP projects aimed at upgrading laboratory infrastructure and capabilities in accordance with international requirements.
- Strengthening quality management systems through regular internal audits, participation in proficiency testing programmes, inter-laboratory comparisons, and continuous staff competency development.
- Strengthening collaboration with industry, academia, and public sector organizations to provide testing, calibration, consultancy, technology development, and applied research services aligned with national industrial requirements.
- Promotion of industry-oriented R&D focusing on indigenous technologies, import substitution, value addition, quality assurance, technology commercialization, and innovation to enhance industrial competitiveness and contribute to sustainable economic growth.

PSQCA

QCC Karachi laboratories have also been upgraded via purchasing of high tech equipment through the successful completion of project (Purchase of Lab Equipment/Provision of furniture and Fixture for PSQCA Laboratory Complex, Karachi/2018).

Proposed PC-1 for Strengthening of Testing Facilities at QCC (North) PSQCA Lahore and different proposals submitted time to time to PSQCA (Head Quarter) Karachi, still under consideration.

PNAC

PNAC has Mutual Recognition Arrangement (MRA) signatory status with regional and international apex bodies such as Asia Pacific Accreditation Forum (IAF) & International Laboratory Accreditation Cooperation (ILAC) by virtue of that the test reports / certificates issued by the Conformity Assessment Bodies (CABs) accredited by PNAC are accepted worldwide. Recently IAF & ILAC merger take place and newly organization namely Global ACI.

(d) PCSIR The Ministry of Science and Technology is strengthening the national scientific infrastructure through continuous investment in laboratory modernization, accreditation, human resource development, and digital transformation.

In line with this objective, the Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR) provides internationally recognized testing, calibration, product development, consultancy, technology transfer, and technical support services to exporters, manufacturers, SMEs, and regulatory organizations. The integration of accredited laboratories with digital platforms, including the Pakistan Single Window (PSW), has further enhanced transparency, operational efficiency, and export facilitation.

PCSIR is also implementing research and development projects aimed at promoting indigenous technologies, import substitution, value addition, industrial competitiveness, and innovation-driven economic growth.

At the PCSIR Laboratories Complex, Lahore, Karachi and Peshawar continuous efforts are being made to strengthen scientific and testing infrastructure in accordance with national and international requirements to support exports, industrial development, innovation, and regulatory oversight. These complexes possess one of the country's broadest testing capabilities, covering industrial chemicals, food and feed, pharmaceuticals, edible oils and fats, ghee, cosmetics, petrochemicals, textiles, leather, polymers, paints, paper, fertilizers, pesticides, and other industrial products. Testing analytical, and technical consultancy services are being provided to a large number of public and private sector clients across the country.

To further enhance its technical capabilities, PCSIR has undertaken several PSDP-funded projects in emerging areas, including cannabis cultivation and processing, gene editing, and industrial fermentation. The acquisition of advanced scientific equipment under these projects has significantly strengthened the analytical and research capabilities of PCSIR Laboratories.

PSQCA

QCC/PSQCA is not directly dealing with the clients.

Accreditation of QCC labs Karachi was achieved in 2006. Application for renewal has also been submitted to PNAC. Our laboratories are running according to ISO-17025 and fulfilling the major requirements like calibration, International Proficiency Testing (PT) clearance with excellent Z' Score.

Accreditation of QCC Lahore Labs was achieved in 2022, which was expired in 2025 due to financial and manpower issues.

PNAC

The test reports, inspection reports / certificates and calibration certificates issued by the Conformity Assessment Bodies (CABs) accredited by PNAC are accepted globally due to international MRA status of PNAC.

(e) PCSIR PCSIR has established institutional mechanisms for inventory control, asset verification, preventive maintenance, and periodic auditing of laboratory equipment and scientific infrastructure to ensure their proper utilization, maintenance, and accountability.

There is no missing laboratory equipment at PCSIR Laboratories Complexes. The available scientific equipment are being utilized to its maximum potential. However, its operational capacity can be further enhanced through the induction of skilled technical manpower and scientists in emerging areas of science and technology.

Wherever laboratory equipment requires repair, replacement, or upgradation, the necessary action is initiated in accordance with applicable procurement procedures and subject to the availability of financial resources. PCSIR is also optimizing the utilization of existing facilities through resource sharing

among its laboratories, expansion of the scope of accredited testing services, and implementation of PSDP-funded laboratory modernization projects.

PCSIR continues to strengthen its in-house testing capabilities with the objective of minimizing reliance on private laboratories. Nevertheless, in highly specialized areas where the required testing facilities are not yet available within PCSIR or other government laboratories, services may be obtained from accredited laboratories to ensure continuity of testing and compliance with national and international standards.

PSQCA

QCC/PSQCA performs testing and reporting of items for which it has the required testing equipment and facilities. However, certain items that are heavy in weight or large in size, or other technical reasons, are tested at the manufacturer's premises.

(Annexures have been placed in the National Assembly Library.)

OPERATIONAL OVERLAP IN FEDERAL SCIENTIFIC ORGANIZATIONS

111. * Syed Rafiullah:

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

- a) whether the Ministry has identified instances where regulatory functions relating to standards, conformity assessment, certification and technical regulation overlap among the Federal institutions;**
- b) whether such overlaps have resulted in legal disputes, delays in policy implementation, increased compliance costs or regulatory uncertainty for industry;**
- c) what measures are being taken by the Government to clarify and strengthen the statutory role of PSQCA as Pakistan's National Standards Body and to avoid from duplication of functions by other agencies;**
- d) whether the Government intends to undertake a comprehensive review of Pakistan's technical regulatory architecture to ensure consistency with international best practices and facilitate industrial growth; and**

- e) **whether it is a fact that recent disagreements regarding vehicle standards regulation have raised questions concerning institutional mandates and regulatory overlap?**

Minister for Science and Technology (Mr. Khalid Hussain Magsi): (a) PCSIR

Organizations such as PSQCA, PNAC, PCSIR, and NMIP have distinct statutory mandates; however, certain technical activities such as laboratory testing, conformity assessment, calibration, and certification may complement each other in support of national quality infrastructure. Coordination mechanisms and inter-agency consultations are in place to minimize operational overlap and ensure efficient service delivery.

PSQCA

The Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA), established under the PSQCA Act-VI of 1996, is the sole National Standard Body (NSB), at Standards Development stage being full member body of International Standard Development Organizations such as ISO, IEC, OIML, SARSO and SMIIC, according to Gazetted Pakistan Standards Rules, 2008, comprising comprehensive and efficient mechanism of sector-wise Technical Committees and National Standard Committee comprising stakeholders, for Standards Development. PSQCA operates under the administrative control of Ministry of Science and Technology as a designated Regulatory Authority, looking after the mandates of Conformity Assessment pertaining to Product Certification and Registration of Inspection Agencies (particularly Pre-Shipment Inspection Agencies).

It is pertinent to mention that after the 18th Constitutional Amendment in 2010, which devolved the subject of "Food" to the provinces, an initial ambiguity arose regarding the clear demarcation of roles between the Federal Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA) and the newly established Provincial Food Authorities (PFAs). This matter, concerning the standardization and regulatory jurisdiction over food, was indeed taken up by the Council of Common Interests (CCI) to resolve the dispute. While the Resolution process took time due to the complexities of devolution and inter-provincial coordination, the CCI, in its

44th meeting in April, 2021, issued a clear and definitive decision. This decision aimed to establish a harmonized framework for food standards across the country.

Wherein, in designated Automotive Sector of Standardization, PSQCA has developed multiple various National Standards of Two Wheelers, Three-Wheelers, Auto Vehicles, EV Vehicles Bikes & Buses etc. Also, Two Wheelers & Three-Wheelers Standards are currently technical regulations i.e. mandatory items to meet Pakistan Standards. PSQCA is also moving towards & eligible enough for designation as National Focal Point and Regulatory Body for UNECE WP-29 Vehicle Regulations. Moreover, recently on 15th April, 2026, the MoST has also withdrawn its past NOC for Draft MVID Act, thus, complementing sector-related Competency & Eligibility of PSQCA. PSQCA has also adopted 14 WP-29 Vehicle Standards Regulations as Pakistan Standards.

But unfortunately, primarily, on 24th September, 2025 ECC of the Federal Cabinet notified Engineering Development Board, MoIP for Standardization role of Automobiles in its Decision on the basis of unjustified forwarded summary. Furthermore, it is also pertinent to mention that EDB, MoIP further has overreached its jurisdictional boundaries recently set & limited by ECC of the Federal Cabinet on 24th September, 2025, in its Case No. ECC-172/22/2025 decision no. ii clearly stating “Ministry of Industries & Production will notify the standards before 30th September, 2025”. However, afterwards Ministry of Commerce declared EDB’s role in its SRO 1895, dated 30th September, 2025 as “The commercial importation shall be subject to environmental, safety, and quality standards, testing and certification requirements, prescribed by the Engineering Development Board, Ministry of Industries and Production.” Followed by MoC’s SRO, EDB MoIP issued Notification No. EDB/AutoImport/WP-29/2025 dated 30th September, 2025, adopting UNECE WP-29 Standards, however, thereafter EDB *via* self claim unjustifiably, extended its role beyond their ECC set ‘standards’ mandate, into para 2 under ‘Conditions set on the commercial imports of used vehicles’ as improper eligibility, Pre-Shipment Inspection Companies regulation, Post-Shipment inspection and broader spectrum import regulation matters. And after that on 16th December 2025, Ministry of Commerce and the Federal Government’s Import Policy Order 2022 Amendment S.R.O No. 2443(1)/2025 highlighting PSQCA’s role

was issued clearly stating that *“The Pre-Shipment Inspection Agencies or Companies, as the case may be, duly registered with the Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA), having international accreditation of its foreign principals with International Laboratory Accreditation Cooperation (ILAC) or Global Accreditation Cooperation (GLOBAC), shall be eligible to conduct pre-shipment inspection in accordance with the provisions of the Import Policy Order 2022.”* As complemented by the fact that PSQCA is Regulating and Registering the Inspection Agencies for approval to carry on the business of inspection in Pakistan, since 1982 under *“The Inspection Agencies (Registration & Regulation) Ordinance 1981”*, *“Inspection Agencies Registration and Regulation Rules, 1981 (SRO 10 (j)/82)”* and in exercise of power conferred under Section-8, sub-section xxii of PSQCA Act-VI of 1996 in accordance with ISO/IEC norms, guideline standards & practices.

In view of above, it is clear breach of jurisdictional limits of mandate by EDB, MoIP as already set, defined and restricted by ECC, thus hijacking PSQCA’s mandate of Registration of Inspection Agencies. Furthermore, similarly going beyond mandate limits, on 28th January, 2026, MoIP in its letter to MoC *vide* Ref No.2(11)/2025-LED-II, requested to add new clause in Import Policy Order, 2022, stating:

“the importer shall provide a pre-shipment certificate verifying that the used vehicle so imported meets the EDB’s notified regulations and standards. The PSI Company issuing such certificate shall be internationally accredited, duly registered with the concerned agency of the country of origin of the vehicle and the EDB of Pakistan”.

On this development, MoC conducted a Consultative meeting with PSQCA, MoC, FBR, and EDB, MoIP, on 16th March, 2026, after PSQCA has Registered 02 PSIAs with Automobile scope of work. According to the Minutes imposed decision no. iii of the Consultative meeting *vide* MoC OM No. 1(14)/2025-IMP-III, if any Inspection Agency’s case will be further recommended for Registration by PSQCA for Pre-Shipment Inspections of Automobiles scope of work, the case will be referred to MoIP & EDB for NOC & clearance via developed mechanism, although in absence of any EDB Supporting legislation Act or SRO for Pre-Shipment or Post-

Shipment Inspections. Also, as per decision no.i of the minutes, MoIP/EDB was supposed to revise its 30th September, 2025 notification, specifically 'Para 2', but it didn't happen yet.

In this regard, PSQCA also presented its views & comments on Draft MVID Act & Auto Policy 2026-2031 (especially Chapter 3.4(b) PSIA Regulation and Standardization role), claiming PSQCA's statutory role.

(b) Yes, due to these overlapping unjustified attempts leading to hijacking of already exercised PSQCA's mandates of Standardization (Automotive Sector) and Registration of Inspection Agencies (particularly PSIAs), stakeholders have faced obstructions, ambiguity (unclear) and Government Authorities such as Ministry of Commerce (Pakistan Customs) has faced delays in Policy / SRO Implementations, because EDB, MoIP going beyond their lawful mandate jurisdictional limits.

(c) On 15th April, 2026, the MoST has also withdrawn its past NOC (Go ahead to MoIP) for Draft MVID Act, thus, complementing sector-related Competency & Eligibility of PSQCA. Secondly, MoST's current management has raised PSQCA's mandate related issues on inter-ministerial forums and at Senate and relevant powerful Decision making forums / meetings, even with Deputy Prime Minister.

MoST is currently working and in correspondence for rectification of notifications pertaining to PSQCA's mandates relevant to Automobiles sector, followed by moving of revised Summary to ECC of the Cabinet for Standardization role of PSQCA for Automobile Sector.

(d) Ministry of Science and Technology is making efforts to strengthen the National Quality infrastructure related organizations *i.e* PSQCA, PNAC, NMIP and PCSIR to avoid such type of overlapping of the functions / mandate.

PSQCA is formulating the standard as per the international compliance for the best interest of the consumers, manufacturers, exporters etc and ease of doing businesses.

(e) The Pakistan's Standards are progressively aligned with the international norms, according to international standard guidelines and the government is actively pursuing harmonization to enhance global potential trade competitiveness (specifically removal of technical barriers to trade), trade facilitation, consumer safety and ease of doing business. PSQCA has adopted about 33 plus EV Vehicles standards besides, 14 WP-29 Vehicle Standards Regulations after going through proper comprehensive and efficient mechanism of Automotive Sector Technical Committees and National Standard Committee comprising stakeholders, for Standards Development.

However, regarding notifying of unjustifiable mandate of Standardization role of Automobiles to EDV, MoIP by ECC of Federal Cabinet, in parallel to already functioning of PSQCA Standardization Directorate in this domain, has not only shaken confidence of stakeholders, but also the regulatory affairs Conformity Assessment Directorates of PSQCA .

CURRENT SCHEDULE AND DURATION OF ELECTRICITY AND LOADSHEDDING IN D.I.KHAN

112. * Mr. Fateh Ullah Khan:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) the current schedule and duration of electricity load shedding in urban and rural areas of Dera Ismail Khan; and**
- b) the reasons for prolonged outages faced by consumers in the said district?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) Current load management duration of District Dera Ismail Khan is attached as **Annex-A**.

Furthermore, the load management schedule is managed by PESCO as per demand supply situation.

(b) Only schedule load management is being carried out by PESCO according to Aggregate Technical and Commercial (AT&C) loss of the 11kV Feeders as per SOP through the Province (PESCO jurisdiction), including D.I. Khan District.

In case of any fault or system constraints on 11kV feeder, relief is being granted in schedule load management as per PESCOs SOP.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

PROVISION OF ELECTRICITY TRANSFORMER TO MOSQUE AYESHA KHAWAS KATLAH

19. Ms. Aliya Kamran:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether electricity transformer has been provided to Mosque Ayesha Khawas Katlah, Village Lower Shahother, UC Garlat, Tehsil Balakot and District Mansehra; if so, the detail thereof?

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

The requirement of additional transformer for power supply to Mosque Ayesha, Khawas Katlah, Village Lower Shah other was primarily due to low voltage from existing 200 KVA distribution transformers. To resolve the issue, 04 No. Low Tension (LT) Poles along with conductor/allied material were installed at site on 27.01.2025. The case was sanctioned under Annual Maintenance & Repair head dated 12.12.2024 amounting to Rs. 585,300/-.

It is pertinent to mention that the issue of low voltage was resolved after installation of 04 No. LT Poles at site of mosque Ayesha Khawas Katlah, Village lower Shahotar Tehsil Balakot, Mansehra, resulting in significant improvement in voltage profile.

Therefore, the installation of additional transformer is not feasible as the existing transformer is already under- loaded and voltage problems of the area also stands resolved.

STEPS TAKEN TO REDUCE THE PETROLEUM LEVY

20. Mr. Asif Khan:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

- a) whether it is a fact that the Government has recently increased the Petroleum Levy, if so, the reasons thereof;**

- b) whether the Government has assessed the impact of increased petroleum prices on the ordinary citizens, particularly salaried persons, labourers, farmers and low-income households, amid rising inflation; If so, details thereof; and
- c) the steps being taken by the Government to reduce the Petroleum Levy to protect common citizens from further financial hardships?

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): (a) Yes. The rate of Petroleum Levy, which had been reduced during exceptional international market volatility to cushion consumers, has been restored in phases in line with the approved budgetary target as per following details:

Effective Date	MS/Petrol PL (Rs./Litre)	HSD PL (Rs./Litre)
1 Jul, 2026	66.64	79.54
2 Jul., 2026	64.14	77.04
4 Jul., 2026	70.36	70.82
11 Jul., 2026	80.00	70.82
6 Aug., 2026	80.00	72.26
7 Aug., 2026	80.00	73.47
8 Aug., 2026	80.00	74.28
12 Aug., 2026	80.00	76.28
13 Aug., 2026	80.00	77.28
14 Aug., 2026	80.00	78.28
20 Aug., 2026	80.00	80.00

The Federal Budget 2026-27 provides a target of **Rs. 1,676 billion** in respect of Petroleum Levy receipts, based on an average levy rate of **Rs. 80/litre on MS and HSD**.

(b) No separate assessment of the impact on specific consumer groups has been undertaken by the Petroleum Division, as Petroleum Levy targets form part of the approved Federal Budget and committed under associated fiscal commitments with international financing institutions.

(c) The Petroleum Levy is a fiscal revenue measure determined within the approved budgetary framework and prevailing fiscal commitments. Any reduction

is considered by the Government subject to available fiscal space, commitments with International Financial Institutions, revenue requirements and international petroleum market conditions. However, relief of declining international prices, as and when possible, is passed on to the consumers.

APPLICATIONS FOR GAS CONNECTIONS IN SECTOR I-11/1/2, ISLAMABAD

21. Mr. Anjum Aqeel Khan:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

- a) the details total number of applications received alongwith their names and addresses for installation of Gas connections in Sector I-11/1/2, Islamabad during the years, 2025 and 2026 and connections provided;**
- b) total number of applicants, the details of cases against which securely is not so far been conducted, nor the demand notices have been issued nor the connections are provided, the reasons thereof; and**
- c) the total number of applicants in relation to their cases surveys have been conducted , however, demand notices are not issued; if so, the reasons thereof?**

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): **(a)** The total number of applications for provision of RLNG domestic gas connection during the years 2025 and 2026 received from the residents of Sector I/11 sub-sector 1 and 2 are 445 including both 217 on fast-track basis and 228 in normal category. 14 RLNG based domestic connections have been provided in the said sector till date. Details attached as **Annex-A**.

(b) SNGPL has issued urgent fee bills against applications received before/upto 10.01.2026. Only 43 applications qualified for issuance of urgent fee bills which were issued accordingly. Out of which only 37 applicants deposited the urgent fee. Survey of these cases was subsequently carried out and demand notices to 26 applicants for payment of security and service-line charges were issued, 4 applicants did not deposit the connection fee.

RLNG domestic connections have been provided to 14 consumers on their turn / merit. It is to highlight that the lines in Sector I-11/1 & I-11/2 were damaged during development work by CDA. The provision of gas connections was consequently stopped.

The issue has been taken up with CDA for recovery of damages. A total of 419 applications are pending. Furthermore, consequent upon disruption of RLNG from Qatar, provision of gas connections are currently under pause. As such, work on all pending applications in the said sector will be carried out after repair of damage network and normalization of LNG supplies.

(c) Survey of 37 applicants' premises was carried out but demand notices were issued to 26 applicants whereas remaining 11 Demand Notices could not be issued due to damaged network. These will be issued after repair / commission of the damaged gas network and normalization of RLNG supplies.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

ISSUE OF ELECTRICITY METERS IN BATTO BANDA, TURGAR

22. Syed Rafiullah:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) electricity meters are not being installed in Batto Banda near Government Girls School Shanghai Basti Khail Judba, District Turgar; if so, the detail thereof; and**
- b) the time by which electricity meters will be installed?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) The said area is un-electrified and the inhabitants of the area have requested for issuance of Demand Notice. A Demand Notice amounting to Rs. 405,200/- **(Annex-I)** has been issued by SDO Battagram on 04.06.2026, which has not, so far, been paid by the sponsor.

(b) As and when the applicants pays the amount as per Demand Notice, the electricity meters will installed.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

DETAILS OF MEDICAL REIMBURSEMENT OF THE EMPLOYEES

23. Mr. Muhammad Moin Aamer Pirzada:

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

- a) the departmental-wise details of the total Medical Reimbursements by the said Employees, during the last three years; and**
- b) the grade-wise names, designations of the officers/officials who have submitted/received amount during the said period?**

Minister for Science and Technology (Mr. Khalid Hussain Magsi): **(a)** The detail of the total Medical Reimbursements during the last three of departmental-wise is as follow:

Sr. No.	Name of the Department	Annexure
1.	PCSIR	Annexure-I
2.	PSF	Annexure-II
3.	PCST	Annexure-III
4.	PEC	Annexure-IV
5.	CWHR	Annexure-V
6.	NUST	Annexure-VI
7.	NUTECH	Annexure-VII
8.	COMSATS	Annexure-VIII
9.	PNAC	Annexure-IX
10.	NIO	Annexure-X
11.	NIE	Annexure-XI
12.	PCRET	Annexure-XII
13.	PHA	Annexure-XIII
14.	NMIP	Annexure-XIV
15.	IRADA	Annexure-XV
16.	PSQCA	Annexure-XVI

An amount of Rs. 37.782 million was spent on account of medical reimbursements of the serving and retired employees during the last three years. Financial year-wise break-up is given as under:

Sr. #	Financial Year	Amount (Rs. in Million)
1.	2023-24	16.388
2.	2024-25	16.382
3.	2025-26	5.012
Total		37.782

(b) The requisite information is attached as **Annex-I**.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

REASONS OF DELAY IN INSTALLING GAS METERS IN RAWALPINDI

24. Ms. Huma Akhtar Chughtai:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

- a) whether it is a fact that despite depositing the amount for demand notices by the residents of different parts of Rawalpindi, the authorities concerned have failed to install the gas meters against the applications particularly Reference Number 79858000202512181216 and Tracking IDs:14255008048 and 923884674988;**
- b) if the reply to (a) above is in affirmative, the reasons of delay thereof; and**
- c) what steps are being taken by the SNGPL, Rawalpindi to install meter against above mentioned (a) tracking Bill IDs?**

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): (a) An amount of Rs. 21,500/- has been deposited by Mr. Ejaz Khan House No. 192, Street No. 24, Hussain Block Kotha Kalan Rawalpindi under Account ID 9065125431 on 20.04.2026. SNGPL's Customer Care and Billing (CC&B) system allotted account ID against reference No. 7985000202512181216 while reported tracking IDs 14255008048 and 923884674988 are incorrect and not traceable in CC&B system of SNGPL.

(b) The ongoing conflict in the Middle East has disrupted the normal LNG supplies in the country. Since domestic connections are based on RLNG supplies, therefore, due to unavailability of RLNG, processing of the applications has been put on hold temporarily. Upon normalization of RLNG supplies, the processing of the applications will be resumed on turn/merit policy.

(c) As stated above.

INSTALLATION OF NEW GAS PIPELINE IN RAWALPINDI CANTT

25. Ms. Shahida Rehmani:

Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

- a) whether it is a fact that new gas pipelines are installed in the different areas of Rawalpindi Cantt for improvement of the gas pressure in particular Street No. 02 and 2A, Tahli Mohri, Ghousia Chowk; and**
- b) whether it is also a fact that after installation of the new gas pipelines the gas pressure become more worst as this low gas pressure is affecting almost 70 to 100 houses and families; and**
- c) if the reply to (a) and (b) above is in affirmative, the reason of low gas pressure in the said streets thereof?**

Minister for Energy (Petroleum Division) (Mr. Ali Pervaiz): **(a)** Yes, it is a fact that SNGPL has laid new gas pipelines in different area of Rawalpindi Cantt. A total of 2.6 Kms gas network has been laid on the recommendations of Corrosion Protection Department due to old/rusted/leaking pipeline.

(b) No. It is not factually correct to state that the installation of gas pipelines has resulted in a deterioration of gas pressure in the affected areas. After laying of the network, Company has not received any complaint regarding low pressure. SNGPL's emergency team has visited the streets 02 & 2A Tahli Mohri, Ghousia Chowk at 20:10 hours on 7th July, 2026 and found sufficient gas pressure available to the residents of these streets and confirm gas availability during cooking hours.

(c) As stated above.

TIMELINE OF THE LV PROPOSAL 14

26. Ms. Shahida Begum:

Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

- a) whether it is a fact that under IESCO Letter No. 8361-64/CCR/DRG dated 23-04-2026, addressed to the Chief Engineer (P&E), IESCO Islamabad, LV Proposal Serial No. 14 regarding "Village Bagga Sangral near Khizar House" was approved for installation of transformer along with HT/LT lines at an estimated cost of Rs. 20.68 million;**
- b) whether the said scheme is still awaiting for execution despite severe low-voltage and electricity-related issues being faced by the residents of the area; and**
- c) the time by which practical work on the said LV Proposal No. 14 will be started and completed on aforesaid scheme?**

Minister for Energy (Power Division) (Sardar Awais Ahmad Khan Leghari):

(a) Yes, a low voltage (LV) proposal in respect of Village Bagga Sangral, near Kizar House, Rawalpindi, was received in the IESCO Planning & Engineering (P&E) Office.

The said LV proposal was approved *vide* Work Order No. 2K27-464-02-01 dated 09.07.2026 **(Annex-A)** and forwarded to the Project Director (Construction), IESCO, for execution of the work.

(b) It is submitted that the execution of said scheme was started on 12.07.2026 but held due to Right of Way (row), now the RoW has been resolved and the work is expected to start from 15.07.2026.

(c) The work is expected to be completed within one month (10th August, 2026) subject to the clearance of the Right of Way (row) and other dispute.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library.)

Mr. Speaker: The House is adjourned to meet again on Monday, the 24th August, 2026, at 5:00 p.m.

(The House was adjourned to meet again on Monday, the 24th August, 2026, at 5:00 p.m.)